Mustafai News

ماہنامہ مصطفائی نیوز کراچی

جلد نمبر 02 | نومبر 2009 | شمارہ نمبر 23

● چیف ایڈیٹر: محمد عابد قادری
● ایڈیٹر: صفدر نوری
● ایگزیکٹو ایڈیٹر: محمد ضیاء الرحیب

اُردو سیکھئے اُردو سے پیار کیجئے اُردو لکھئے اُردو بولیئے
اُردو کو فروغ دیجئے اس لئے کہ
اردو ہماری قومی زبان ہے اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

اس شمارے میں

1	فروغِ فکرِ قرآن		02
2	اداریہ		03
3	یہ ڈائن مزید کتنے معصوم اور بے گناہ پاکستانیوں کا خون پیئے گی؟	تنویر قیصر شاہد	05
4	اسلامی نشاۃ ثانیہ کا نقیب، علامہ محمد اقبالؒ	ڈاکٹر ظفر اقبال نوری	07
5	ہمارا نظامِ تعلیم	خالد حسین	09
6	شقِ القمر اور برصغیر پاک و ہند کی پہلی مسجد	ڈاکٹر عبدالقدیر خان	11
7	تک و تاز	ادارہ	13
8	میاں فاروق مصطفائی کا دورۂ کراچی	سیاب احمد صدیقی	18
9	تعلیمی ورکشاپ	ادارہ	21
10	سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ	ادارہ	22
11	سالانہ جلسہ تقسیم انعامات	محمد انصر ساجی	23
12	المصطفیٰ راولپنڈی عید ملن پروگرام	ادارہ	25
13	سعودی رویتِ ہلال، حقائق کیا ہیں؟	سردار احمد قادری	27
14	یہ ٹھک پاشی بند کریں	عرفان صدیقی	28
15	خواتین کا صفحہ	ڈاکٹر عفت صدیقی	29
16	بچوں کا صفحہ	عبدالباسط	30
17	اطلاعات	محمد جنید	31

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق لازمی نہیں

مجلسِ مشاورت

● علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
● ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
● پروفیسر رضا مرتضیٰ حسین اشرفی
● نوخیز انور صدیقی
● جاوید مصطفائی
● انجینئر ادریس لطفار
● ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
● ڈاکٹر جلال الدین نوری
● ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
● محمد اسلم الوری
● پروفیسر ریاض نوری
● ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ

مجلسِ ادارت

○ مفتی محمد عاصم نیروی
○ مولانا محمد ذاکر صدیقی
○ پروفیسر عابد میر قادری
○ حافظ عبدالواحد
○ ڈاکٹر خالد اقبال
○ محمد معین الدین نوری
○ عبدالعزیز موسیٰ
○ سعید النبی خان
○ نعمان رحمانی
○ ذیشان مصطفائی

نمائندگان

بیورو چیف لاہور	ساجد الرحمٰن سلہری	گوجرانوالہ	حافظ قاسم مصطفائی
اسلام آباد	جاوید خان	فیصل آباد	ہارون رشید
گجرات	عبدالقادر مصطفائی	منڈی بہاؤالدین	ڈاکٹر ارشد القادری
حیدرآباد	سلیم اختر نوری	ملتان	طالش عقیل میرانی
پشاور	رفیق قریشی	ایبٹ آباد	محمد حنیف عباسی
چکوال	گل احمد	راولپنڈی	مولانا عبدالکبیر میر

کمپوزنگ و گرافکس: سیاب احمد صدیقی

قانونی مشیران شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

قیمت 20 روپے، سالانہ 250 روپے مع ڈاک خرچ

Contact:0300-8234458/0321-8234458/0345-2229903/0321-2229903
Email:-mustafainews@gmail.com/mustafainews@ymail.com
Website:www.mustafai.net

مقامِ اشاعت: مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ، نزد ایس ایم کالج چورنگی کراچی پاکستان

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پبلشر محمد صدیق حبیب نے سٹی پریس سے چھپوا کر مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ کراچی سے شائع کیا

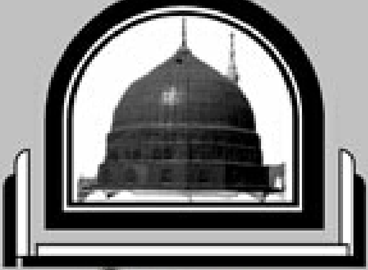

فروغ عشق رسول

فروغ فہم قرآن

نعت رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ یوں تو صبح ہر اک داغ شب دھو جائے
جو تیری زلف میں پہنچے تو آپ کھو جائے

کبھی تو شہر مدینہ کی باد مست خرام
مرے وجود کو کے صحرا میں پھول بو جائے

کبھی تو سوزن تعبیر سے کسی شب کو
تمہاری یاد مرے خواب میں چبھو جائے

اسے تو آج بھی رحمت کے بھیک ملتی ہے
ورائے رنگ ونسب اس کے در پہ جو جائے

مرا وجود گناہوں کی ایک مالا ہے
وہ ذات اک گہر جنتیں پرو جائے

ثنائے خواجہ میں بول گم ہوا ہوں میں مقصود
کہ جیسے قطرہ کسی بحر میں سمو جائے

مقصود علی شاہ

قرآن پڑھیں......قرآن سمجھیں......قرآن پر عمل کریں

سورۂ بنی اسرائیل

اس سورہ کی ابتداء سرورکائنات فخر دو عالم احمد مجتبیٰ ﷺ کے ذکر سے ہوتی ہے جو ایمان، تقویٰ اور اس کا ثمرہ سیرو معراج ہے وہ رفعتیں جو ادراک سے بلند، وہ عظمتیں جو حضور کے لئے مخصوص ہیں، وہ محبتیں جو عبادت قرار پائیں، وہ قرب کہ "قاب قوسین اوادنیٰ" سے سمجھایا گیا۔ یہی سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت، یہی سورۂ کا اجمال، یہی چوتھی منزل کا عنوان ہے۔ اسی میں عقیدت مند دلوں کے لئے تصورات کی سیریں، واردات اور کیفیات کے خزینے اور وصول الی اللہ کی نعمتیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر جوارح سے ادب، جان سے فرائض، دل سے خوف، روح سے معرفت، اور مقام قرب سے دوری نہ ہو تو شاید قلب مومن کے نصیب میں بھی اس تجلی کی کوئی جھلک آجائے۔ جو سرمایہ حیات ابدی بن جائے، حق سے پردہ اٹھادے، نور و انوار کے عالم میں لا بٹھائے نظر نظر میں دکھادے۔

نبوت کے بارہ سال بعد ہجرت سے ایک سال قبل ایک رات حضور سرورکائنات ﷺ اپنی چچازاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے مکان میں آرام فرمارہے تھے۔ حضرت جبرائیل مع براق حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کا اپنے ہمراہ مسجد حرام اور وہاں سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس جو بیشتر انبیاء علیہم السلام کا قبلہ اور انبیاء بنی اسرائیل کے انوار و برکات کا چشمہ تھا۔ جس سے اسلام کے ماضی کی تاریخ وابستہ تھی۔ یہاں حضور ﷺ جملہ انبیاء علیہم السلام سے ملے۔ اور سب نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی گویا جس رسول کی تصدیق انہوں نے اپنی زبان سے کی تھی عمل سے بھی اس مجمع وحدت کو اپنا پیشوا مان کر اس کی تصدیق فرمائی۔

پھر بلانے والے کی پاک ذات اپنے بندے کو آسمانوں پر لے گئے جبرائیل ساتھ تھے، ہر آسمان پر دروازوں کو کھلواتے یہاں تک کہ حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ اس سے آگے جبرائیل کی رسائی نہ تھی۔ ایک سواری ختم ہو جاتی ہے ایک سواری ملتی ہے۔ جسے رف رف کہتے ہیں۔ عرش سے بالا عرش کا سفر ہنوز جاری ہے۔ نورانی سواری پر نور السموات والارض کا رسول، اس کا عبد، حضوری کے منازل طے کر رہا ہے۔ زمین و آسمان کی جملہ مخلوقات کی کیا مجال کہ کوئی شے کسی طرح حارج ہو سکے۔ وہاں تو حقیقت الحقائق، اپنے عبد کی حقائق ہی دکھانے لے گیا ہے۔ بے مثال رب کی بے مثال نوازش ہے۔ اس معراج میں امت کے لئے اسی نماز کا تحفہ ملا اور معراج ہی میں سورۂ بقرہ کے آخری دو آیتیں عطا ہوئیں۔ رات کے ایک حصے میں معراج ہوئی، امت کو بھی رات ہی کے ایک حصہ میں غفلت سے بیداری کا درس دیا گیا۔ کہ رات عاشقوں کیلئے بنی ہے۔ جلوۂ ذات ایسی ہی مبارک شب میں کھلتے ہیں پھر فجر ہوتی ہے تو نور کلام معاون بن جاتا ہے۔

دہشت گردی اور انتہاء پسندی کی روک تھام کے لئے عملی اقدامات کی ضرورت ہے

پاکستان دنیا کا وہ واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا، اس کے حصول کے لئے شب و روز محنت و مشقت کرنے والے کارکنان و قائدین کی حسن نیت اور اخلاص عمل کا نتیجہ تھا کہ اس خطہ زمین کو "پاکستان" ایسا متبرک نام عطا ہوا یعنی پاکیزہ لوگوں کے رہنے کی دھرتی۔ جریدہ عالم پر اس پاک سرزمین کے نمودار ہونے کے وقت اور تاریخ کا تعین بھی انتظام خداوندی کا مظہر ہے تاکہ پاکستان کے دشمنوں پر واضح کردیا جائے کہ اس عظیم مملکت کا قیام مرضی الٰہی ہے اور لیلۃ القدر اور کلمہ طیبہ ایسے دو ستون ہیں جن کی بنیاد پر اس مملکت کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ اس پیارے وطن کے وجود میں آنے کے آثار و قرائن ہی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ پاکستان نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور مصطفیٰ کریم ﷺ کی نظر رحمت کے صدقے رہتی دنیا تک زندہ و پائندہ رہنا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ عالمی استعماری قوتوں سے اس پاک سرزمین کا قیام ایک لمحے کیلئے بھی برداشت نہ ہوسکا انہوں نے قیام پاکستان کے ساتھ ہی اسے ختم کرنے کی سازشیں شروع کردی تھیں تاکہ دو قومی نظریے کی بنیاد پر بننے والے ملک کو ختم کرکے اس نظریے کو غلط ثابت کیا جائے۔ اس مذموم کوشش میں بعض عاقبت نااندیش اپنوں اور غیروں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کبھی یہ کہا گیا کہ خدا کا شکر ہے کہ "ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ تھے" اور کبھی یہ ہرزہ سرائی کی گئی کہ "پاکستان کا وجود ہی غیر فطری ہے لہٰذا غیر فطری چیز کبھی بھی زیادہ دیر تک باقی نہیں رہ سکتی" اور کبھی اس طرح کے راگ الاپے گئے کہ "بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح ایک سیکولر سیاستدان تھے اور وہ ایک سیکولر ریاست کے لئے ہی کوشاں رہے" اس طرح کی ساری نغمہ خوانی اسی عالمی ایجنڈے کا حصہ ہے جو اسلام کے بدترین دشمنوں کا تیار کردہ ہے۔ جس کے تحت وہ پاکستان کے وجود کو نعوذ باللہ یا تو مٹانا چاہتے ہیں یا پھر اسے انتہائی کمزور اور بے دست و پا کرکے ہندوستان کے رحم و کرم پر چھوڑنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ عالمی شیطان کسی بھی اسلامی ملک کو ترقی کی جانب گامزن دیکھنا چاہتے ہیں اور نہ اسے بحیثیت ایٹمی ملک تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اسی لیے تو یہ اسلام اور پاکستان کے دشمن کبھی نیو ورلڈ آرڈر اور کبھی گلوبل چینج کے نام پر بالعموم اسلامی دنیا اور بالخصوص پاکستان پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ اور اپنے اس استعماری ایجنڈے کی تکمیل کے لئے ہر دور کے تقاضوں کے پیش نظر نئے سے نیا روپ دھار کر میدان میں اترتے ہیں۔ جس کے لئے انہیں نام نہاد مسلمانوں کی صورت میں میر جعفروں اور میر صادقوں کی خاصی تعداد میسر آجاتی ہے جو ظاہری جاہ و حشمت اور مادی مفادات کی خاطر اپنی غیرت ایمان اور ملی حمیت تک گروی رکھنے میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ تاریخ پاکستان اس طرح کی شرمناک مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ پچھلے ایک عرصے سے خودکش حملوں اور دہشت گردی کی کارروائیوں نے پاکستان کو بری طرح اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے جن کے سبب آئے روز معصوم شہریوں کو خاک و خون میں تڑپا کر عالمی شیطانوں کی روح کو تسکین پہنچائی جارہی ہے۔ ان بزدلانہ کارروائیوں کی بدترین مثالیں حالیہ دنوں میں دیکھنے میں آئیں جب عالم اسلام کی عظیم دانشگاہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں زیر تعلیم طالبات جو روشن مستقبل کا خواب آنکھوں میں سجائے اور پیارے پاکستان کو عظیم سے عظیم تر بنانے کے عزم سے آراستہ حصول تعلیم کے لئے آئی تھیں جو فرقہ و مسلک کی تفریق سے بالاتر کر زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہی تھیں 20 اکتوبر کو وہ کیفے ٹیریا میں دوپہر کا کھانا کھانے میں مصروف تھیں کہ ایک خودکش حملہ آور نے اس بزدلانہ کارروائی کے لئے خود کو برقعے میں چھپا کر کیفے ٹیریا میں داخل ہونا چاہا مگر سیکیورٹی گارڈ نے مشکوک حرکت پر روکنے کی کوشش کی تو اس نے خود کو اڑا دیا جس کے نتیجے میں کئی ایک طالبات شہید ہوگئیں۔ اس سے پانچ منٹ بعد ایک اور خودکش حملہ آور نے اسی یونیورسٹی کے اس حصے کو نشانہ بنایا گیا جہاں جامعہ کی سب سے بڑی اور پرانی فیکلٹیز یعنی شریعہ فیکلٹی اور اصول الدین فیکلٹی قائم ہیں اور اس بلڈنگ کا نام حضرت امام اعظم جناب سیدنا نعمان بن ثابتؓ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب "امام ابوحنیفہ بلاک" ہے۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی نہ تو مغربی طرز کا ادارہ ہے اور نہ وہاں پر مرد و زن کا اختلاط (کوایجوکیشن) پایا جاتا ہے۔ عالم اسلام کے اس نمائندہ ادارے میں تقریباً 65 ممالک کے طلباء و طالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ یہاں پر تعلیم حاصل کرنے والے تمام شعبہ جات کے سٹوڈنٹس کو اسلامک سٹڈیز اور عربک بطور لازمی مضمون پڑھائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ کرنا بھی ضروری ہے جس کے بغیر ڈگری کا حصول ممکن نہیں۔

ایسے تعلیمی ادارے کو نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے نشانہ بنایا جانا اس گمان کو تقویت دیتا ہے کہ یہ لوگ بظاہر اسلامی لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں اور اسلام کے بدترین دشمنوں کے آلہ کار بن کر پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا چاہتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ بلاک میں ہونے والے خودکش دھماکے میں زخمی بی اے عربی (BA Arabic) کے طالب علم وقار خالد جنہیں اللہ تعالی نے نئی زندگی سے نوازا ہے وہ اپنی علمی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ فکری اور روحانی تربیت کے لئے فروغ عشق رسول ﷺ کی عظیم تحریک انجمن طلباء اسلام سے بھی وابستہ ہیں۔ انہوں نے اپنا چشم دید واقعہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنی کلاس سے فارغ ہو کر نماز ادا کرنے کے ارادے سے وضو کیا اور اپنے دو طالبعلم دوستوں کے ہمراہ عربیک فیکلٹی سے شریعہ فیکلٹی کی جانب آ رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک شخص دوڑتا ہوا ان کے سامنے آیا اور آتے ہی اس نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور خود کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا جس کے نتیجے میں وقار خالد کے دائیں اور بائیں چلنے والے ان کے دونوں دوست شہید ہو گئے اور انہیں جسم کا ساٹھ فیصد حصہ جل جانے باوجود اللہ تعالی نے اپنی رحمت کے صدقے سے نئی زندگی عطا فرما دی ہے۔ اس منظر نامے کو ملاحظہ کرنے بعد تھوڑی سی عقل و بصیرت رکھنے والا شخص بھی یہ اس نتیجے پر بآسانی پہنچ سکتا ہے کہ ایسی گھناؤنی سازشوں میں ملوث افراد کا تعلیمی اداروں پر حملے کرنا اور معصوم لوگوں کو قتل کرنا ہی اس بات کی گواہی کے لئے کافی ہے کہ نہ تو ان کا اسلام سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی وہ انسان کہلوانے کے حق دار نہیں ہیں۔ بلکہ انہوں نے اس ممتاز اسلامی تعلیمی ادارے کو ہدف بنا کر اپنی اصلیت سے پردہ اٹھایا ہے کہ مسجدوں، تعلیمی اداروں اور مذہبی مقامات سمیت کوئی جگہ ان کے لئے ایسے تقدس کی حامل نہیں جہاں کارروائی سے گریز کیا جائے۔ انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی کے ویمن کیفے ٹیریا کو نشانہ بنانے کے تقریبا ایک ہفتے کے بعد پشاور شہر میں چیپل منڈی کے مینا بازار میں ہونے والا خوفناک دھماکہ دوسرا بڑا واقعہ ہے جس میں معصوم و بے گناہ عورتوں اور بچوں کو نشانہ بنایا گیا جس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ دہشت گردی کی ان کارروائیوں میں ملوث افراد نہ صرف مسلمان نہیں بلکہ انسانیت سے بھی ان کا کوئی تعلق نہیں اور ضمیر فروشی کی اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ ان کے نزدیک عورت بطور ماں، بہن اور بیٹی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ اس سب کچھ کے باوجود بھی ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو ان دہشت گرد عناصر اور اسلام کے بدترین دشمنوں کو نہ صرف دہشت گرد کہنے سے گریزاں ہیں بلکہ ان کی پشت پناہی بھی کر رہے ہیں اور انہیں اسلام کے سچے مجاہد بنا کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی سر توڑ کوششوں میں مصروف ہیں۔ ان کی دانستہ یا نادانستہ کوشش اسلام کے اہم ترین رکن جہاد کی بے حرمتی کا سبب بن رہی ہے اور وہ کھلے عام قرآن کے اس حکم کو پامال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ جس میں اللہ تعالی کا ارشاد مبارک ہے کہ "جس نے ایک انسان کو ناحق قتل کیا گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا" آج صرف ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی کئی مرتبہ پوری انسانیت کا قتل کرنے کا فعل قبیح دہرایا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود ان کے ہمنوا نہ صرف یہ کہ ان کی قصیدہ گوئی سے باز نہیں آتے بلکہ حکومت پاکستان اور پاکستانی افواج کی طرف سے دہشت گردوں اور انتہاء پسندوں کی سرکوبی کے لئے کئے جانے والے اقدامات اور آرمی آپریشن کو ہدف تنقید بنانے سے گریز نہیں کرتے۔ ان کے اس طرز عمل سے جہاں پاکستان اور اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے وہاں تخریب کاری کو تقویت بھی مل رہی ہے اور بیرونی عناصر کو بھی ہمارے ملکی معاملات میں مداخلت کا موقع میسر آتا ہے۔

ایسے مشکل وقت میں کہ جب دوست اور دشمن کی پہچان کرنے میں دقت پیش آئے تو یقیناً وہ وقت قوموں کی زندگیوں میں بڑا کٹھن ہوتا ہے لیکن زندہ اور باشعور قومیں حوصلے اور بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ اس سے مشکل ترین آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کی بھی ہمت رکھتی ہیں۔ ایسے مواقع پر ہماری سیاسی، مذہبی اور عسکری قیادت کا دانشمندانہ کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ہر سطح پر حکمت و تدبر کے ساتھ ساتھ غیرت و حمیت کے تقاضوں پر عمل درآمد کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے اور سب سے اہم چیز اس وقت یہ ہے کہ اس قدر نچلی سطح تک پھیلی ہوئی دہشت گردی کی روک تھام کیلئے قابل عمل منصوبہ بندی اور پر وقار قائدانہ صلاحیتوں کو پوری قوت کے ساتھ بروئے کار لایا جائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ارباب اقتدار اور عوام الناس کے درمیان حائل خلیج کو ختم کرنے میں سر مو انحراف نہ کیا جائے کیونکہ حکومت تن تنہا ان حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ایسی نازک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے ارباب اقتدار اور عام آدمی کو قدم سے قدم ملا کر چلنا ہوگا ورنہ دشمن موقع ملتے ہی اپنا وار کرنے سے گریز نہیں کرے گا اس وقت پوری قوم کو صبر و استقامت، ہوشمندی اور جواں عزم کی اشد ضرورت ہے تاکہ پاکستان کو تخریب کاری کے ذریعے کمزور کرنے والے عناصر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے اور حکومتی اداروں کا فرض ہے کہ بجلی، گیس اور آٹے کی مد میں عوام پر مہنگائی کا مزید بوجھ نہ ڈالیں اور سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق چینی کی کنٹرول ریٹ پر دستیابی کو یقینی بنائیں اور پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا تعین بھی عدالت عظمی کے فیصلے کی روشنی میں کریں تاکہ عام آدمی کو بلاواسطہ ریلیف مل سکے اور وہ بآسانی عزت کی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہر قسم کی انتہاء پسندی اور دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ارباب اقتدار اور عوام الناس میں ہم آہنگی پیدا ہوگی جس کے باعث مشترکہ دشمن کو پہچان کر اس کے ناپاک عزائم اور مذموم مقاصد کو قبل از وقت ناکام بنانے میں مدد ملے گی۔ پاکستان کے خلاف ہر قسم کی ملکی اور بین الاقوامی ہر سازش اپنی موت آپ مر جائے گی ان شاء اللہ بشرطیکہ اخلاص نیت اور جہد مسلسل پاکستانی قوم کا طرہ امتیاز ہو۔

یہ ڈائن مزید کتنے معصوم اور بے گناہ پاکستانیوں کا خون پیئے گی؟

تنویر قیصر شاہد

جہاد کا پرچم بلند کر کے اور اپنی آمرانہ حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھنے والی یہ ڈائن مزید کتنے معصوم اور بے گناہ پاکستانیوں کا خون پیئے گی؟ روسی ملحدوں کو افغانستان سے نکالنے کے لئے ریاستی سرپرستی میں ہم نے جنہیں دن رات دودھ پلایا تھا، اب وہ سانپ ایک مہیب عفریت بن کر ہماری جان کو آ گیا ہے، اس سے بڑا ظلم، اس سے بڑا ستم اور اس سے بڑی زیادتی کیا ہوگی

روسی ملحدوں کو افغانستان سے نکالنے کے لئے ریاستی سرپرستی میں ہم نے جنہیں دن رات دودھ پلایا تھا، اب وہ سانپ ایک مہیب عفریت بن کر ہماری جان کو آ گیا ہے

کہ اب جبکہ ہمارے فوجی جوان اور افسران اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر اور سروں پر کفن باندھ کر ملک و ملت کے تحفظ کے لئے جنوبی وزیرستان میں دشمنانِ دین و ملت کی سرکوبی کے لئے اتر چکے ہیں۔ ہم میں بعض ایسے بھی ہیں جو جہاد کے نام پر بے گناہوں کے گلے کاٹنے والوں سے ہمدردی جتلا رہے ہیں؟ یہ ہمارے وطن، ہمارے وجود اور ہماری سالمیت کے دشمن کی ''شاندار'' کامیابی ہی تو ہے جس نے دہشت گردوں اور دہشت گردی کے حوالے سے ہمیں منقسم کر دیا ہے۔ گزشتہ دنوں بعد نماز ظہر فیصل مسجد کی سیڑھیاں اترتے ہوئے نظریں اچانک جنرل ضیاء کے مقبرے کی جانب اٹھ گئیں۔ دل میں ایک عجب خیال آیا آج پاکستان کے طول و عرض میں ''مجاہدین اسلام'' کے ہاتھوں خون کی جو لاتعداد ندیاں بہائی جا رہی ہیں اس کا سارا ''ثواب'' اس سابق جنرل کی قبر کو جاتا ہے جس کے مرنے پر ہمارے بعض لکھاریوں نے اسے ''تا قیامت صدر'' کے خطاب سے بھی نوازا تھا۔ مبالغہ آرائی اور ایک غاصب حکمران سے محبت کا حد سے گزرنا بھی کوئی دیکھے!

جہادیوں اور ان کے قائدین کے لئے جس پالیسی کو جنرل ''ضیاع'' نے فروغ دیا تھا وہ کسی نہ کسی شکل میں جنرل مشرف کے مردود دور میں بھی جاری رہی۔ نتیجہ ہم سب نے دیکھا سب نے بھگتا اور اب تو کچھ زیادہ ہی بھگت رہے ہیں۔ عوام پوچھنے کا بجا طور پر حق رکھتے ہیں کہ جہادی تجارت کے فوائد حاصل کرنے والے تو محفوظ و مامون بیٹھے ہیں، ان کی اولادیں پاکستان اور بیرون ملک عیش و عشرت کی زندگیاں گزار رہی ہیں۔ لیکن ہمیں اور ہماری آل اولاد کو کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے؟ ہم نے تو ان ''مجاہدین اسلام'' کی جھولیاں بھی چندوں سے بھریں اور ان کی راہ میں آنکھیں بھی بچھائیں، پھر یہ بدبختی ہماری بخت کیوں بنا دی گئی ہے؟ اسٹیبلشمنٹ کے ان سابقہ ''نابغوں'' کو کبھی عوام کے سامنے بے نقاب کیا جائے گا۔ انہیں عدالت کے کٹہروں میں کھڑا

جماعت اسلامی کے امیر محترم قبلہ گاہی سید منور حسن صاحب کے سینے میں محبت والفت کا وفور امڈ رہا ہے ۔ اور ان کا ارشاد گرامی بار بار سننے میں آرہا ہے "ان سے ڈائیلاگ ہونا چاہیے" ۔ حضور والا، جب بے رحم قاتل گھر کے اندر آکر مکینوں کے نرخرے پر خنجر پھیر رہے ہوں، ان سے ڈائیلاگ اور مکالمہ؟

کیا جائے گا۔ جو اس عفریت کو جنم دیتے اور پالتے وقت آج کی شب دیجور کا تصور تک نہ کر سکے۔ گزشتہ دنوں جب وفاقی دارالحکومت کی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں دو خودکش حملے ہوئے تو چند منٹ بعد بھی بھاگم بھاگ جائے وقوع پر پہنچا۔ جہنم واصل ہونے والے خودکش حملہ آوروں کے جسموں کے چیتھڑے تو اڑے ہی، بے گناہ طلباء و طالبات کا زمین پر بکھرا ہوا خون دیکھ کر دل بھر آیا۔ کتنے ارمان ہوں گے ان کے دل میں؟ کتنے چاؤ سے ان کے والدین نے انہیں یونیورسٹی بھیجا ہوگا؟ آنکھیں اشکبار ہو

اسٹیبلشمنٹ کے ان سابقہ ''نابغوں'' کو کبھی عوام کے سامنے بے نقاب کیا جائے گا۔ انہیں عدالت کے کٹہروں میں کھڑا کیا جائے گا۔ جو اس عفریت کو جنم دیتے اور پالتے وقت آج کی شب دیجور کا تصور تک نہ کر سکے۔

گئیں۔ معصوم جانیں ہڑپ کرنے اور وطن دشمنوں کے مفادات کا تحفظ کرنے والے ان درندوں کو معاف کیا جا سکتا ہے؟ ہم نے تو انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے شہید طلباء کے خون پر ایک مذہبی جماعت کے بازوئے شمشیرزن کو اپنی سیاست بھی چمکاتے دیکھا

گزشتہ دنوں ایسے ہی ایک شخص جو مذہب کے نام پر سیاست کرتا ہے کی ایک کال Intercept ہوئی جس میں موصوف جنوبی وزیرستان کے دہشت گردوں کو ارشاد فرما رہے تھا: بھئی تم قدم آگے بڑھاؤ گے تو میری یہاں (اسلام آباد میں) کوئی اہمیت بنے گی۔ میں کوئی درمیان داری کر سکوں گا ''اعتبار کا آئینہ ہے کہ ترخ ترخ جاتا ہے جب سے صدر آصف علی زرداری اور وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی کی حکومت کا اجراء ہوا ہے، جنوبی وزیرستان میں تحریک طالبان کے وابستگان نے پاکستان کے مختلف شہروں میں 121 حملے کئے جن میں 1896 بے گناہ افراد کی زندگیاں چھین لی گئیں اور ان کے گھر برباد کر ڈالے گئے۔

یہ ہیں وہ ''مجاہدین اسلام'' جن کے بارے میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ ارشاد فرما رہے ہیں ان کے خلاف طاقت کا استعمال زیادتی ہے! یہ ہیں پاکستان کی مغربی سرکا وہ ''اثاثہ'' جن کے بارے میں جماعت اسلامی کے امیر محترم قبلہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

گا۔ہی سید منور حسن صاحب کے سینے میں محبت والفت کا وفور امڈ رہا ہے۔اوران کا ارشاد گرامی بار بار سننے میں آرہا ہے۔''ان سے ڈائیلاگ ہونا چاہیے''حضور والا، جب بے رحم قاتل گھر کے اندر آکر کینوں کے نرخرے پر خنجر پھیر رہے ہوں، ان سے ڈائیلاگ اور مکالمہ؟ ہم تو اس سوچ پر سینہ کوبی ہی کر سکتے ہیں؟اور ہمارے گریٹ خان؟ اللہ نے اس شخص کو کیسا شکوہ بخشا تھا! عوام کے سینوں میں ان کے لئے محبوبیت اور مرعوبیت کے کیسے کیسے چراغ روشن کئے تھے! بے مثل طناز اور محقق مشفق خواجہ یاد آتے ہیں۔ فرمایا'' پروفیسر مشکور حسین یاد نے ''آزادی کی چراغ'' لکھ کر پڑھنے والوں کے دل پر اپنے قلم کا پرچم لہرادیا۔پھر انہوں نے ''ستارے چچھاتے ہیں''لکھی اور نہایت محنت سے اپنے اولین تاثر کو زائل کر دیا'' تو ہمارے گریٹ خان نے بھی کچھ ایسا ہی کیا ہے۔ہر روز فرماتے ہیں: جنوبی وزیرستان میں ملٹری آپریشن کرنے والے بکھر جائیں گے، کامیابی سے ہمکنار نہ ہوسکیں گے۔ کیا لاحول پڑھ لیا جائے؟ رنج ہوتا ہے کہ ''تحریک انصاف'' کا جھنڈا اٹھانے والا شخص نفرت و دشمنی میں انصاف کا دامن چھوڑ دے گا گزشتہ دنوں ان سے فون پر گفتگو کا اعزاز ملا۔جنوبی وزیرستان میں دہشت گردوں اور مرکز گریز قوتوں کے خلاف ملٹری آپریشن کا ذکر چھڑا تو فرمایا: میں واحد سیاستدان ہوں جو وہاں بغیر کسی محافظ کے گھومتا پھرتا ہوں۔ میں نے اس بارے میں کتاب لکھی ہے۔آپریشن کرنے والوں کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا ۔یہ پچھتائیں گے'' گزشتہ دنوں ہی اسلام آباد کی اسلامی یونیورسٹی کو خون میں نہلا دینے والوں کی موجودگی میں یہ بیان عوام کے دلوں میں گھر بنا سکے گا؟ گریٹ کان کے یقین محکم کی اساس کیا ہے؟

ایسے بیانات کی توپ چلتی ہے تو دل سہم سہم جاتے ہیں۔کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہمت شکن بیانات کے یہ گولے داغنے والوں کا روگ مشترکہ ہے؟ کیا یہ محض عسکری قیادت کا ذاتی مفاد ہے کہ جنوبی وزیرستان کی آگ میں جوانوں اور افسروں کو جھونک دیا جائے؟ ذاتی انا کی تسکین کے لئے یہ بیانات قوم کی نظری اعتبار سے بھی تقسیم کرنے کا باعث بن رہے ہیں۔کنفیوژن کی دھند پھیل رہی ہے حالانکہ لمحہ رواں میں ذہن میں لگے جالے صاف کر کے وحشت و دہشت کی فضا بنانے والوں کے خلاف اجتماعی یکجہتی کی ضرورت ہے۔کچھ دن قبل ایک مکتبہ فکر کے نمایاں علماء جن کے بعض مدارس سے طالبان نے طلب علم کے لئے کچھ دن گزارے ہوں گے نے جنوبی وزیرستان میں تحریک طالبان کی ہمدردی میں پریس کانفرنس کی اور اخبارات میں شائع بھی ''کروائی'' آج مجھے دوسرے مکتب فکر کے ممتاز علماء کے دستخطوں سے خبر وصول ہوئی ہے جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ہر مدرسہ جہاں طالبان اور جنوبی وزیرستان کے پاکستان دشمن جنگجوؤں کے بارے میں ہمدردی پائی جائے اس سے پوری ریاستی طاقت سے نمٹا جائے۔ایک دوست نے واقعہ سنایا ہے کار گل جنگ کے دوران بھارت عسکری قیادت کے اشارے اور دباؤ پر بھارتی حکمرانوں نے سارے بھارتی میڈیا کو پیغام پہنچا دیا کہ کارگل میں ہماری فوجیں جو معرکہ انجام دے رہی ہیں ان کے خلاف کوئی رپورٹ یا خبر نشر اور شائع نہ ہونے پائے'' تہلکہ ڈاٹ کام'' اس حکم کے خلاف ڈٹ گیا اور اتوار کی ایک شب طویل رپورٹ چلا دی۔دوسرے روز بھارتی سیکورٹی ایجنسیوں نے تہلکہ انتظامیہ سے کچھ ایسا سلوک کیا کہ آج تک یاد کرتے ہیں اور کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔کیا ایسا ہی کوئی منظر ہمارے یہاں بھی دکھائی دیا جانے والا ہے؟ اگرچہ ہمارے وزیر اطلاعات ونشریات جناب کائرہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ جنوبی وزیرستان کے حوالے سے ہم میڈیا کا بازو ٹوئسٹ نہیں کرنا چاہتے لیکن میڈیا سے گزارش ہے کہ وہ دہشت گردوں کو گلوریفائی نہ کریں۔

ہر مدرسہ جہاں طالبان اور جنوبی وزیرستان کے پاکستان دشمن جنگجوؤں کے بارے میں ہمدردی پائی جائے اس سے پوری ریاستی طاقت سے نمٹا جائے۔

یہ گزارش کوئی مانے گا بھی؟ چند روز قبل جنرل کیانی کی بریفنگ سے جو دراصل وزیرستان میں ملٹری آپریشن کے بارے میں تھی، ہمارے ایک وفاقی وزیر امین فہیم صاحب اٹھ آئے تھے جس ملک میں حکومت وقت کے ایک وزیر کا یہ رویہ ہو وہاں اس حکومت کے وزیر اطلاعات کی گزارش کو کون عمل کرے گا؟

☆☆☆☆☆

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت اور کرائے پر لینے/دینے کیلئے بااعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact:0321-9241196 021-2214212

اسلامی نشاۃ ثانیہ کا نقیب

علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ

ڈاکٹر ظفر اقبال نوری

عروج کی بلندیاں اور زوال کی پستیاں قوموں کی تاریخ کا حصہ ہوتی ہیں۔ قدرت ہر قوم کو ایسے رجال کار عطا کرتی ہے جو اپنے نفس گرم سے مردہ دلوں کو زندگی کی حرارت سے آشنا کرتے ہیں۔ کبوتر کے تن نازک میں شاہین کا جگر پیدا کرتے ہیں۔ متاع کارواں لٹا بیٹھنے والے قافلوں کو احساس زیاں کا شعور دیتے ہیں۔ مضمحل سوچوں' یخ بستہ جذبوں اور شکستہ ارادوں کو سوز خودی سے جلا کر شعلہء جوالہ بنا دیتے ہیں۔ ہر طرف جہد و عمل اور سعی مسلسل کے چراغ روشن کر دیتے ہیں۔ راہ گم کردہ راہیوں کو جادہ انقلاب پر ڈال کر ان میں منزلوں کو پا لینے کی تڑپ اس طرح بیدار کرتے ہیں کہ وہ منزلوں کو سر کر کے ہی دم لیتے ہیں لیکن ایسے رجال کار کا ظہور بھی ملتوں کے صدیوں پر محیط مجاہدوں کے بعد ہی ہوتا ہے۔

اقبال نے بجا طور پر کہا تھا ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اگر غور کیا جائے تو اقبال خود بھی ایسا ہی دیدہ ور ہے جو چمنستان اسلام کو ہزاروں سالوں کی بے نوری کے بعد میسر آیا تھا۔ اسے ہم مصور پاکستان اور شاعر مشرق جیسے القابات سے یاد کرتے ہیں۔ اور یہ گلہ اقبال کو اپنی زندگی ہی میں پیدا ہو گیا تھا کہ یار لوگ اسے محض ایک شاعر سمجھ رہے تھے اور اس کے شعری حسن و جمال ہی پہ واہ واہ کر رہے تھے حالانکہ وہ صدیوں سے زوال اور مصائب و آلام کا شکار اور جہد و عمل سے محروم امت مرحوم کو پھر سے زندہ کر دینے کے لئے قم باذن اللہ کی صدائیں لگا رہا تھا۔ صور اسرافیل پھونک رہا تھا' پاؤں توڑ کر بیٹھ جانے والوں کو بانگ درا سنا کر پھر سے آمادہ سفر کر رہا تھا' وہ چاہتا تھا کہ ملت کے افراد حرف اس کے شعری حسن کی داد نہ دیں بلکہ اس کے کلام میں پوشیدہ پیغام حیات اور ذوق انقلاب کو سمجھیں اور عملی جد و جہد کے ذریعے ایک بار پھر اوج ثریا پہ متمکن ہو جائیں۔ کلام اقبال کا مطالعہ کرنے والا ہر ذی فہم قاری جانتا ہے کہ اقبال نے فلسفہ خودی کا مبلغ ہے' مسلک عشق کا پیامبر ہے' فقر غیور اور عشق خود آگاہ و خدا شناس کا داعی ہے' مسائل حیات کی گتھیوں کو سمجھنے اور سلجھانے والا نکتہ داں حکیم ہے۔ مشرق و مغرب کے افکار قدیمہ و جدیدہ کا شناور اور ناقد ہے۔ تاریخ عالم کے مد و جزر کے مشاہدہ و ادراک سے اس کی لوح ضمیر پر مستقبل خود بخود اپنے آپ کو آشکارا کرتا ہے اور وہ یہ کہتا سنائی دیتا ہے آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی۔ زیر نظر مضمون کی چند سطور اقبال کی ہمہ پہلو ہمہ جہت اور ہمہ رنگ شخصیت کے فکر و فلسفہ کا تفصیلی تجزیہ نہیں کر سکتیں۔ ہاں اس کے گلستان افکار کے چند پھولوں کی مہک سے قارئین کو متعارف کرا سکتی ہیں۔ کیونکہ اقبال نے جس دور میں آنکھ کھولی تھی وہ ملت اسلامیہ کے لئے مصیبت و نکبت کا دور تھا' اس لئے اقبال کا درد شناس دل اس سے لاتعلق نہیں رہ سکا اور اس کی تمام سر گزشت گزرے ہوؤں کو پانے کی آرزو بن گئی۔ کبھی سوز و ساز اور کبھی پیچ و تاب رازی اس کی زندگی کی راتوں میں باعث کشاکش رہا۔ اگر ایک جملے میں کہا جائے تو ملت کی آبرو کی بحالی ہی اس کا مطمع نظر تھا ۔ امت مسلم کی عظمت رفتہ کی بحالی اور نشاۃ ثانیہ ہی اس کے تمام پیغام کا مرکزی نکتہ ہے۔ مگر اس کے لئے وہ اسلام کے علاوہ کسی جدید و قدیم فکر کی دریوزہ گری نہیں کرتا۔ وہ کمیونزم او ر کیپٹلزم سے افکار کی بھیک نہیں مانگتا۔ وہ دانش افرنگ کے جلووں سے اپنی نگاہوں کو خیرہ نہیں ہونے دیتا بلکہ خاک مدینہ و نجف کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتا ہے۔ اور وہ پوری ملت کو گھسیٹ کر اپنے آقا و مولا ﷺ کے قدموں میں لے جانا چاہتا ہے۔ "بانگ درا" کی نظم بحضور رسالت مآب ﷺ کے یہ اشعار ملت کے غم میں اس کی پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔

حضور دہر میں آسودگی نہیں ملتی
تلاش جس کی ہے وہ زندگی نہیں ملتی
ہزاروں لالہ و گل ہیں ریاض ہستی میں
وفا کی جس میں ہو بو وہ کلی نہیں ملتی
مگر میں نذر کو اک آبگینہ لایا ہوں
جو چیز اس میں ہے جنت میں بھی نہیں ملتی
جھلکتی ہے تیری امت کی آبرو اس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

آبروئے امت مرحوم کی بحالی جذبہ ہی اسے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گدا بنا دیتا ہے اور ہر ہر فرد سے یہ کہتا ہے

بیا اے ہم نفس باہم بنالیم
من و تو کشتہ ء شان جمالیم
دو حرفے بر مراد دل بگویم
بپائے خواجہ چشماں رابمالیم

یعنی اے دوست ہم اکٹھے مل کر آنسو بہائیں کیونکہ میں او ر تو دونوں ہی حضور اکرم ﷺ کی شان جمالی کے شہید ہیں۔ اپنے دل کی مراد کے مطابق دو حرفوں میں اپنی گزارش پیش کریں' اور اپنے آقا و مولا ﷺ کے مبارک پاؤں پہ اپنی آنکھیں ہیں۔ اقبال اپنے ہم نفسوں کو یقین دلاتا ہے کہ کامیابی اپنے آپ کو رسول رحمت ﷺ کے قدموں میں حاضر کر رہنے میں ہے اسی لئے وہ کہتا ہے

بمصطفٰی برساں خویش را کہ دیں ہم اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اپنے آپ کو رسول اکرم ﷺ کے قدموں تک پہنچا کہ وہی سراپا دین ہیں اور اگر تو وہاں نہ پہنچ سکا تو تیرے اعمال بولہب جیسے رہیں گے۔

اقبال ملت کو غلامی مصطفٰی اور عشق رسول ﷺ کی طرف بلاتا ہے تو اس کے قلب و روح کو یقین کی دولت سے مالا مال کرنے کے لئے عظمت مصطفٰی ﷺ کے لئے نئے سے نئے آہنگ میں بات کرتا ہے۔ کبھی کہتا ہے

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں و ہی طٰہٰ

اور کبھی کہتا ہے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم تم بھی نہ ہو
چمنِ دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا ایشادہ اسی نام کے سے
بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے
قرضیت میں دامن کوہسار میں میدان میں ہے
بحر میں موج کی آغوش' طوفان میں سے
چین کے شہر' مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ' مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام پہ نظارہ ابد تک دیکھے
شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

کبھی وہ لوگوں کے سامنے حضور رسالت مآب ﷺ کی شان بیان کرتا ہے اور کبھی خود دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرصداشت کرتا ہے۔

کرم اے شہہ عرب وعجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم
وہ گدا کہ جن کو عطا کیا ہے تو نے دماغ سکندری

کبھی عرض کرتا ہے

تو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
مرا ایماں ہے زناری مری دانش ہے افرنگی

کبھی وہ کہتا ہے

گرد تو گرد حریم کا ئنات
از تو خواہم یک نگاہ التفات
ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی
کشتی و دریا و طوفانم تولی

یعنی یارسول اللہ یہ ساری کائنات آپ کے حریم ناز کا طواف کرتی ہے اور میں آپ کی ایک نگاہ التفات کا بھکاری ہوں' میرا ذکر میرا فکر میرا علم میرا عرفان سب آپ ہیں' میری کشتی میرا دریا اور میرا طوفان سب آپ ہیں۔

کبھی عرض گزار ہوتا ہے

تو فرمودی رہ بطحا گر فتیم
و گرنہ جز تو مارا منزلے نیست

یارسول اللہ یہ تو آپ نے فرمایا تو ہم نے مکے کا راستہ لے لیا ورنہ آپ کے سوا میری کوئی منزل نہیں ہے۔

کبھی لہجہ کو ہرسوز بنا کر کہتا ہے

فقیرم از تو خواہم ہر چہ خواہم
دل کو ہے خراش از برگ کا ہم
مرادرس حکیماں درد سردار
کہ من ہر وردہ فیض نگا ہم

میں آپ کے دروازے کا فقیر ہوں جو مانگتا ہوں آپ سے مانگتا ہوں۔ میری التجا ہے کہ میرے برگ کاہ یعنی تیر تنکے سے پہاڑ کا دل کاٹ دیا جائے۔ فلسفیوں کے لیکچر میرے لئے دردسر ہیں کیونکہ میں آپ کی نگاہ فیض کا پروردہ ہوں۔

جب اقبال ملت کے مصنفوں کو کج' دلوں کو پریشان اور سجدوں کو بے ذوق پاتا ہے تو اس کی شکایت بھی سرکار دوعالم ہی کی بارگاہ میں کرتا ہے۔

مسلماں آں فقیر ے کجکلا ہے
امید از سینہ اور سوز آ ہے
دلش نالا چرا نالا ندانند
نگاہ یا رسول اللہ نگا ہے

وہ مسلماں جس کی فقیری میں شان کجکلاہی تھی اس کا سینہ سوز آہ وفغاں سے خالی ہو چکا ہے' اس کا دل رورہا ہے کیوں رو رہا ہے اسے کچھ خبر نہیں۔ یارسول اللہ نظر کرم فرمایئے۔ نظر کرم فرمایئے۔ دولت عشق نبی کو اقبال صرف اپنے آپ تک یا عام لوگوں تک محدود نہیں رکھتا' بلکہ اس وقت کے سعودی فرمارروا عبدالعزیز بن سعود کو بھی دعوت دینے کی جسارت کرتا ہے کیونکہ اس وقت شاہ سعودی عرب کے زیر سرپرستی دین میں ذات رسول ﷺ سے گریز پائی کی بدعت فروغ پارہی تھی اور عشق رسول ﷺ کے قرینوں کو شرک ٹھہرایا جارہا تھا اس لئے اقبال نے بجا طور پر سعودی فرمارروا کو مخاطب کیا۔

تو ہم آں مے بگیر از ساغر دوست
کہ باشی تار ابد اندر بر دوست

تکودے نیست اے عبدالعزیز ایں
مرو ہم از مشرہ خاک در دوست

اے عبدالعزیز ابن مسعود تو بھی ساغر دوست یعنی رسول اکرم ﷺ سے وہ شراب عشق کی پی تا کہ تو ہمیشہ محبوب حقیقی کے پہلو میں رہے' اور اے عبدالعزیز میں بارگاہ رسول میں سجدہ نہیں کر رہا بلکہ در دوست کی خاک اپنی پلکوں سے صاف کر رہا ہوں۔ خمستان اقبال کی شراب ناب میں ایسا مزہ ہے کہ جو دنیا پرستی کے سارے نشوں کو اتار دیتا ہے' آج ضرورت ہے کہ ہم صرف اقبال کو ایک شاعر ہی نہ سمجھیں بلکہ ہمارے اجتماعی امراض اور ملت کے زوال و ادبار کے لئے اقبال نے عشق مصطفی ﷺ کا جو نسخہ شفا تجویز کیا تھا ہم اسی کو اختیار کریں تا کہ دم توڑتی ہوئی ملت کی نبضیں پھر سے بحال ہو سکیں' آخر میں اقبال کی معرکۃ الآرا نعت کے اشعار نذر قارئین ہیں

لوح بھی تو قلم بھی تیرا وجو دالکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط ہیں حباب
عالم آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
شوکت سنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرے سجو دبھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب وجستجو' عشق حضورواضطراب
تیرہ و تا رہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوہ بے حجاب سے

☆☆☆☆

حج وعمرہ کے بہترین پیکج کیساتھ
جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز
حج وعمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ماسٹر ٹریز حجاج (منظور شدہ وفاقی مذہبی امور)
چیف ایگزیکٹیو الحاج محمد اسماعیل غازیانی
آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی
Contact
021-2215027
0300-2278625

ہمارا نظام تعلیم

khalid Hussan

علم کے معنی جاننا اور سیکھنا کے ہیں۔بغیر محنت کے علم کا حصول ناممکن ہے لیکن اللہ سبحانہ نے ابتدائے آفرینش سے انسان کو بہت سی صلاحیتوں سے نواز کر اس دارفانی میں بھیجا جس ان سے بڑی صلاحیت، چیزوں کو سیکھنے، غور و فکر کرنے اور کھوج لگانے کی صلاحیت ہے اسی شوق نے انسان کو زمین سے چاند پر پہنچا دیا اور اس غور و فکر کا نتیجہ ہے کہ انسان پتھر کے دور سے آج کمپیوٹر کے دور میں آپہنچا ہے علم حاصل کرنے کا یہ عمل ایک مربوط نظام کے تحت ہو تو اس کے نتائج بھی اچھے نکلتے ہیں ہر کام کے لئے ایک ترتیب بنالی جائے تو وہ کام مکمل بھی ہوتا ہے خوبصورت بھی۔ آج تک دنیا کے کسی بھی ملک نے منظم طریقہ کار کے بغیر ترقی نہیں کی جس ملک کا نظام جتنا ماہرانہ طریقہ سے ترتیب دیا جائے گا ثمرات اتنے ہی اچھے ہونگے اور اس میں نظام تعلیم کا پہلا نمبر ہے تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جس ملک میں تعلیم کو ذمہ داری سے پھیلایا گیا اور علم کی روشنی جس بہترین طریقہ سے پھیلائی گئی۔ان ممالک نے اپنے آپ کو دنیا میں صف اول میں شامل کرالیا۔

نظام تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے جس قوم نے اپنے نظام تعلیم کو اپنی ثقافت، اقدار، مذہبی رواداری، معاشرتی آداب اور جدید دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر بنایا تو وہ معاشرے کی مذہبی، اخلاقی اور فلاحی پہلو کی حفاظت کے ساتھ ساتھ قوم و معاشرہ کے اقدار کی نہ صرف حفاظت کرے گا بلکہ اس نظام تعلیم کے دور رس نتائج و فوائد کے علاوہ و مقاصد لامحدود ہونگے ۔ دنیا کے ہر ملک کی طرح ہمارے ملک میں بھی تعلیم ایک باقاعدہ نظام کے تحت ہی دی جارہی ہے مگر افسوس کہ وہی لارڈ مکالے کے نظام تعلیم کا چربہ اور نہایت ہی فرسودگی کا شکار اور یہی وجہ ہے کہ ہر لحہ صاحبان علم و دانش اپنی ہر محفل میں اسی ایک بات کا کو وقت کا تقاضا قرار دیتے ہیں کہ:

چشم فطرت کے اشاروں کو سمجھنا ہوگا
دوستوں زیست کا عنوان بدلنا ہوگا
وہ گئے دن کہ تھا انسان توہم کا شکار
علم و حکمت کا نیا باب اُلٹنا ہوگا

آج وطن عزیز پاکستان کو قائم ہوئے پورے 62 باسٹھ سال ہوگئے ہر پنچ سالہ منصوبے میں تعلیم کے لئے ایک بہت بڑا بجٹ رکھنے کے بلند بانگ دعوے کئے گئے لیکن بات 3 اور 5 فیصد سے آگے نہ بڑھ سکی جو قوم چائے و پان اور سگریٹ پر اربوں روپے خرچ کرکے اپنے در و دیوار خراب کرنے میں اتنی ماہر ہوگئی ہو اور جس کو شاہراہوں پر چمن کے پھولوں سے سجے خوبصورت گملے پر بھی پان کی پیک لگا کر گندہ کرنے کی عادت پڑگئی ہو، اس کے لئے اب تو کم از کم 20 فیصد بجٹ بھی کم لگتا ہے۔

لیکن اگر ہم فرض کرلیں کہ کوئی صاحب دانش اس بجٹ کو پاس کرانے میں کامیاب بھی ہوگیا تو اس سارے عمل کی نگرانی کے لئے ایسے عامل دانشور کہاں سے آئینگے، معاف کیجئے گا کہ ہمارے علمی کھلاڑیوں کو تو تعلیمی اداروں میں کلاس لینے سے زیادہ مزہ کوچنگ سینٹر میں آتا ہے کہ وہاں انہیں انکی تنخواہ منت منت کے حساب سے لگائی جاتی ہے اور طلباء کے رزلٹ خراب آنے پر سبکدوشی کے پروانے بھی آئے دن تیار ہیں جبکہ حکومتی

آج وطن عزیز پاکستان کو قائم ہوئے پورے 62 باسٹھ سال ہوگئے ہر پنچ سالہ منصوبے میں تعلیم کے لئے ایک بہت بڑا بجٹ رکھنے کے بلند بانگ دعوے کئے گئے لیکن بات 3 اور 5 فیصد سے آگے نہ بڑھ سکی جو قوم چائے و پان اور سگریٹ پر اربوں روپے خرچ کرکے اپنے در و دیوار خراب کرنے میں اتنی ماہر ہوگئی ہو اور جس کو شاہراہوں پر چمن کے پھولوں سے سجے خوبصورت گملے پر بھی پا ن کی پیک لگا کر گندہ کرنے کی عادت پڑگئی ہو، اس کے لئے اب تو کم از کم 20 فیصد بجٹ بھی کم لگتا ہے۔

اداروں میں ایسا مزہ کہاں، سالوں تک نہ کوئی چیک نہ بیلنس اور اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ نوکری بھی اور اس سست روی کے ریکارڈ قائم کرنے پر انعام کے طور پر پنشن واہ واہ!

ہمارے ہاں بدقسمتی سے ہر چیز اہم ہے اگر کوئی چیز غیر اہم اور از قبیل فضولیات ہے تو وہ تعلیم اور علم ہے حالانکہ ہمارے دین کی اساس جو وحی ہے اس کا پہلا پیغام "اقراء" تھا اور ہمارے پیغمبر ﷺ جو اس وحی کے امین تھے انہوں نے خود کو بھی بادشاہ، صنعکار، موجد، زمیندار اور افسر نہیں کہلایا بلکہ اپنے لیے "معلم" کا لقب اختیار اور پسند بھی فرمایا، گویا رہبر آدمیت اور خلاصہ انسانیت کے نزدیک بنی نوع انسان کے لیے سرمایہ فخر اور طرہ امتیاز علم تھا۔

ہمارے ساتھ عجیب حادثہ ہوا ہے کہ جس یورپ کی نقالی کو ہم واجب قرار دیتے ہیں یہی یورپ اُس وقت ہاتھ منہ دھونے کے آداب سے ناواقف تھا جب قاہرہ و غرناطہ میں مسلمان دنیا بھر کو نئے فلسفے، سائنسی علوم، نئے علم الکلام اور تحقیق کے نئے رجحانات سے آگاہ کررہے تھے، نئے نئے علوم کی درجہ بندیاں کررہے تھے۔ اکیلے امام غزالی کے قلم سے پانچ پانچ سو کتابیں نکل رہی تھیں، اور اہل علم کی درسگاہوں کی شان و شوکت خلفاء اور امراء کے درباروں کو ماند کررہی تھیں۔ نجانے ہم پر کیا افتاد پڑی کہ ہم صدیوں علوم و فنون کے وارث رہے اور پھر یکا یک دنیا بھر

ہمارے ہاں بدقسمتی سے ہر چیز اہم ہے اگر کوئی چیز غیر اہم اور از قبیل فضولیات ہے تو وہ تعلیم اور علم ہے حالانکہ ہمارے دین کی اساس جو وحی ہے اس کا پہلا پیغام "اقراء" تھا

میں سب سے کم پڑی لکھی قوم میں شمار کیے جانے لگے۔

علم و اہل علم کے ساتھ ہمارا سوقیانہ رویہ اب کسی انکشاف کا درجہ نہیں رکھتا معمول کا حصہ بن گیا ہے جس سے ہر چھوٹا بڑا واقف ہے۔ مختلف ادوار میں (ایک دو عہد حکومت چھوڑ کر) ہماری حکومتوں نے جو وزرائے تعلیم مقرر فرمائے اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہمارا مقتدر حلقہ طبقہ، تعلیم کو کس قدر اہمیت دیتا ہے؟

ہم چونکہ ایک طویل مدت تک ملوکیت اور سامراجیت کے اسیر رہے اس لیے جہاں اور اطوار بدلے وہاں ہمارا اعزو شرف کا معیار بھی بدل گیا، قدر و منزلت کے حقیقی پیمانے ٹوٹ پھوٹ گئے اور بازار حیات میں نئے باٹ رائج ہو گئے، نتیجہ یہ سامنے آیا کہ چار مرلے کا مالک تو "چودھری" کہلانے لگا

زندہ قومیں "ذہن (Mind)" اور مردہ قومیں "دھن" (wealth) کو فروغ دیتیں اور تسلیم کرتی ھیں

کھڈی چلانے والا تو "صنعتکار" بن گیا، کرسی نشین افسر قرار پایا اور قوم کو دماغ، سوچ اور فکر عطا کرنے والا عظیم انسان "ماسٹر" اور "ٹیچر" ہو گیا، ان پڑھ زمیندار معزز شمار ہوا اور ایم اے پاس استاد فقط "میاں جی" اور "منشی جی" کہلانے کا حقدار رہا۔

نظام تعلیم کی دیکھ بھال کو انگوٹھا چھاپ ارکانِ اسمبلی، صاف ان پڑھ چیئر مین ضلع کونسل اور جہل مرکب بیورو کریسی کے حوالے کردینگے

زندہ قومیں "ذہن (Mind)" اور مردہ قومیں "دھن" (wealth) کو فروغ دیتیں اور تسلیم کرتی ہیں جو قوم دھن پر مرمٹی، وہ مٹی میں مل کر رہ گئی اور جس قوم نے "ذہن" کو پیش نظر رکھا وہ "پیش امام" (Leader) بن گئی۔ ترقی یافتہ ممالک میں سب سے زیادہ بجٹ تعلیم کے لیے مختص ہوتا ہے اور ہمارے ہاں ہاتھ کی باریک لکیر کا دوسرا نام تعلیمی بجٹ ہے، یورپ اور امریکہ کے اکثر محکموں کے سربراہ اور سیکریٹری، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز ہوتے ہیں۔ اور یہاں "سیاسی رہنماؤں" کے لاڈلوں کو یہ عہدے ملتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمارے معاشرے کا مجموعی رویہ بھی "علم دشمن" ہے۔

معاشرے میں سب سے کم اعزاز اہل علم حضرات کو نصیب ہوتا ہے، بازاروں میں، محلوں میں، دفتروں میں، مجلسوں میں اور نجی اور سرکاری تقریبات میں اہل علم کے ساتھ سوتیلا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ جس سوسائٹی میں فلمی ستارے، کھلاڑی، گلوکار، شعبدہ باز، اسمگلر، اور ٹاؤٹ لاکھوں میں کھیلیں اور اساتذہ کے اوقات تلخ رہیں، وہاں تعلیم کی مہم کیا برگ و بار لا سکے گی؟! اگر ہر دوسرے چوتھے گلوکار کو پرائڈ آف پرفارمینس اور لاکھوں کی رائلٹی ملے، کھلاڑی ایک چھکے پر لاکھوں کا انعام پائے، وہاں کون ایسا سرپھرا ہوگا جو راتوں کی نیند حرام کر کے تعلیم و تحقیق کا کام کرتا رہے، کیوں نہ ایسا راستہ اختیار کرے جس میں محنت کم پڑتی ہو اور اجرت زیادہ ملتی ہو، بغیر ہینگ اور پھٹکری لگائے رنگ چوکھا آجائے۔ اس سے بڑھ کر آسودہ حالی کیا ہوگی؟ سچی بات یہ ہے کہ عام لوگوں میں شوق تعلیم اور فروغ علم کا رجحان اس وقت آئے گا جب کہ وہ اپنی آنکھوں سے علم کی توقیر دیکھیں گے اور اہل علم کے اعزاز کا مشاہدہ کریں گے۔ نظام تعلیم کی دیکھ بھال کو انگوٹھا چھاپ ارکان اسمبلی، صاف ان پڑھ چیئر مین ضلع کونسل اور جہل مرکب بیورو کریسی کے حوالے کردینگے اور اپنی آنکھوں سے انہیں مکمل پروٹوکول ملتے ملاحظہ کریں گے۔ تو ان پڑھ تو رہے اپنی جگہ، پڑھے لکھے بھی اپنے آپ کو دیکھ کر نگاہیں نیچی کرلیں گے۔ آخر یہ علم کی خجالت اور "جہالت کی نخوت" علم کا رجحان بڑھائے گی یا کم کرے گی؟

اگر حکمران نظام تعلیم کی طرف ذرا سا بھی دھیان دیں اور کم از کم پڑھے لکھے لوگوں کو اس عذاب سے نکالیں کہ ایک پوسٹ گریجویٹ درخواست لے کر نوکری کی غرض سے بلدیہ کے ان پڑھ چیئر مین اور اسمبلی کے ناخواندہ رکن کے پاس حاضر ہوتا ہے اور اس کا توہین آمیز رویہ دیکھتا ہے تو علم کی رہی سہی کشش اور بچی کچھی افادیت بھی اس کے دل و دماغ سے نکل جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک تعلیم عامہ کا منصوبہ بنانے کے ساتھ ساتھ علم کا وقار بڑھانے پر بھی غور کیا جانا چاہیے اور اگر ایسا ہو تو پھر پبلسٹی اور تشہیر کیے بغیر لوگ خود علم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے اور عوام چشمہ علم کی طرف پیاسوں کی طرح لپکیں گے۔ اور "گود سے گور تک" علم کی تگ و دو عام ہو جائے گی۔ اور یہ سب نظام تعلیم کے بدلنے کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔

☆☆☆

Offset, Panaflex Printing
& General Order Supplier

ASRAA
PRINTERS

Muhammad Ameen

2, Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road
Karachi.
Ph:0212639532 Cell: 0321-9269245

WWW.NAFSEISLAM.COM

شق القمر اور برصغیر ہندوپاک کی پہلی مسجد

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

مہاراجہ کا اسلام قبول کرنا اس کے باپ کا مرہون منت ہے، وہ اگر شق القمر کے واقعہ کی تصدیق کرنے کیلئے اس کو عرب نہ بھیجتا تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیاز حاصل کرنے سے قاصر رہتا۔ اور نہ ہی اسلام قبول کر سکتا تھا۔ صحابی رسول ﷺ ہونے کی حیثیت سے پہلا مسلم حکمران ہونے کا اعزاز اسی کے حصے میں آیا۔ کیونکہ اس کے باپ کے لئے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر کے دعائیہ کلمات ادا کئے تھے۔ غالب گمان یہ ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر غائبانہ ایمان لا چکا تھا اور عظیم مرتبہ پر فائز ہو چکا تھا

میں نے ایک کالم میں تحریر کیا تھا کہ بھوپال کے حکمران راجہ بھوجپال نے شق القمر یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ دیکھ کر اپنے عالموں سے اس بارے میں دریافت کیا تھا جب اس کو بتلایا گیا تھا کہ عرب میں ایک پیغمبر کا نزول ہوا ہے اور انہوں نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے معجزہ دکھایا ہے تو اس نے ایک وفد تحائف کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تھا۔ ان تحائف

سبزی اور قاطع برص وجزام
بقول نبی وقت علیہ السلام

کوشش کے باوجود اس سلسلہ میں مزید معلومات نہ مل سکیں، یہ علم نہیں ہے کہ جو وفد گیا تھا اس نے اسلام قبول کیا تھا یا نہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ بہت سالوں پیشتر میں نے کہیں پڑھا تھا کہ سیلون کے راجہ نے بھی چاند کو دو ٹکڑوں میں ہوتے دیکھ لیا تھا

جنوبی ہندوستان کے علاقہ (مالابار) کیرالہ اسٹیٹ پر اس وقت ایک ہندو راجہ حکمران تھا۔ مہاراجہ رات کے وقت میں اپنے محل کی چھت پر اپنے خاندان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے چاند کو دو ٹکڑوں میں ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس کو اپنی آنکھوں پر اعتبار نہیں آیا اس نے اپنے خاندان کے افراد سے اس کی تصدیق چاہی، جو محل کی چھت پر اس وقت موجود تھے۔ سب نے اس واقعہ کی تصدیق کی۔ تب اس نے دوسرے دن دربار طلب کیا جس میں اہل علم، دانشور، پنڈت، نجومی، جوتشی شریک تھے۔ ان سب نے اس واقعہ کی تصدیق کی۔ اور ان سب نے گواہی دی کہ یہ صرف نبی ﷺ کا کارنامہ ہے ہماری کتابوں کے مطابق سرزمین عرب میں ایک نبی پیدا ہوگا اس کے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے ہمارے خیال میں سرزمین عرب میں ایک نبی پیدا ہو گیا ہے۔ شق القمر کا معجزہ ان ہی کے اشارہ پر ہوا ہے۔

میں پان کے پتے بھی تھے پان اس وقت ایک اہم قیمتی چیز تصور کیا جاتا تھا۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پان کو چکھ کر فرمایا تھا کہ یہ "سبزی" برص اور جزام کے علاج کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ بات سن کر ہی حضرت امیر خسرو نے یہ قطعہ فرمایا تھا..........!

راجہ بھوجپال، شق القمر اور راجہ بھوجپال کی جانب سے رسول کو تحائف کی روانگی اور پان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو امیر خسرو کا قطعہ میں بیان کرنا میں نے اس کالم میں بیان کیا تھا میرے بھوپال کے ایک عزیز دوست جناب تمیز الحق نے کراچی سے مجھے ایک خلوص نامہ روانہ کیا ہے اور مجھے کیرالہ میگزین 1948 اور تاریخ ازبکستان مصنفہ سید کمال الدین احمد میں شائع ہونے والی تفصیلات روانہ کی ہیں۔ وہ جوں کی توں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

"شق القمر کا معجزہ ۸ نبوت میں ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ حج کے دنوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ منیٰ میں تھے آسمان پر بدر کامل تھا۔ اس موقع پر کفار نے حضور ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اگر سچے نبی ہیں تو اس چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اس وقت کفاران قریش میں ابوجہل، ولید، عاص، اسود اور نضر بن حارث موجود تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کی اے میرے رب! ان کے مطالبے کو پورا کر دے۔ پھر آپ ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک حصہ حرا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا حصہ اس کے دامن میں تھا۔ حرا پہاڑ چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان میں تھا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قسم اللہ کی میں نے چاند کو دو ٹکڑوں میں پھٹا ہوا دیکھا۔ کوہ حرا ان دونوں کے درمیان میں تھا۔ (قرآن مجید میں سورۃ قمر کی ابتدائی آیات میں اس جانب اشارہ ہے)

جنوبی ہندوستان کے علاقہ (مالابار) کیرالہ اسٹیٹ پر اس وقت ایک ہندو راجہ حکمران تھا۔ مہاراجہ رات کے وقت میں اپنے محل کی چھت پر اپنے خاندان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے

مہاراجہ بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ اس نے اس کی مزید تصدیق کے لئے اپنے بیٹے کو عرب بھیجنے کا ارادہ کر لیا۔ اس طرح مہاراجہ نے اپنے جواں سال (بیٹے) شہزادے کو زاد راہ کے خورد ونوش کے اہتمام کے ساتھ ڈاکوؤں ولٹیروں کے تحفظ کے لئے ایک سو مسلح افراد کے ہمراہ عرب (مکہ ومدینہ) کی طرف روانہ کیا اور ساتھ میں بہت سے قیمتی تحائف دے کر ہدایت کی کہ اگر شق القمر کی تصدیق ہو جائے تو میری طرف سے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا اور میرا اسلام کہہ دینا۔

چاند کو دو ٹکڑوں میں ہوتے ہوئے دیکھا۔اس کو اپنی آنکھوں پر اعتبار نہیں آیا اس نے اپنے خاندان کے افراد سے اس کی تصدیق چاہی، جو محل کی چھت پر اس وقت موجود تھے۔سب نے اس واقعہ کی تصدیق کی۔تب اس نے دوسرے دن دربار طلب کیا جس میں اہل علم، دانشور، پنڈت، نجومی، جوتشی شریک تھے۔ان سب نے اس واقعہ کی تصدیق کی۔اور ان سب نے گواہی دی کہ یہ صرف نبی ﷺ کا کارنامہ ہے ہماری کتابوں کے مطابق سرزمین عرب میں ایک نبی پیدا ہوگا اس کے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے ہمارے خیال میں سرزمین عرب میں ایک نبی پیدا ہو گیا ہے۔شق القمر کا معجزہ ان ہی کے اشارہ پر ہوا ہے۔

مہاراجہ بہت متاثر ہوا۔چنانچہ اس نے اس کی مزید تصدیق کے لئے اپنے بیٹے کو عرب بھیجنے کا ارادہ کر لیا۔اس طرح مہاراجہ نے اپنے جواں سال (بیٹے) شہزادے کو زاد راہ کے خورد و نوش کے اہتمام کے ساتھ ڈاکوؤں و لٹیروں کے تحفظ کے لئے ایک سو مسلح افراد کے ہمراہ عرب (مکہ و مدینہ) کی طرف روانہ کیا اور ساتھ میں بہت سے قیمتی تحائف دے کر ہدایت کی کہ اگر شق القمر کی تصدیق ہو جائے تو میری طرف سے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا اور میرا سلام کہہ دینا۔

ہندو نوجوان شہزادے کو اہل عرب نے شق القمر کی تصدیق کی۔اب شہزادے کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا اشتیاق ہوا۔جب شہزادہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور اس سے بہت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔اور آنے کا مقصد پوچھا شہزادے نے اپنی آمد کی پوری تفصیل سنادی۔

شہزادے نے مہاراجہ کے بھیجے ہوئے تحائف آپ ﷺ کو پیش کئے اور مہاراجہ کا سلام پہنچادیا۔حضور ﷺ نے شکریہ ادا کیا اور مہاراجہ کے لئے دعائے خیر کے کلمات ادا کئے روایت ہے کہ اسی دن مہاراجہ دل ہی دل میں حضور ﷺ پر ایمان لے آیا تھا اور بت پرستی ترک کر دی تھی۔

ادھر یہ شہزادہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل کر اتنا متاثر ہوا کہ مشرف بہ اسلام ہو گیا اور مدینہ منورہ میں ایک صحابی کی لڑکی سے شادی کر لی۔اور بہت دنوں تک مدینہ منورہ میں ہی رہا۔اس کے ساتھ آئے ہوئے مسلح سپاہیوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔شہزادہ جب کیرالہ اسٹیٹ واپس پہنچا تو اس کے ساتھ صرف 35 مسلح سپاہی بچے تھے جو کہ سب کے سب مسلمان تھے۔جب شہزادہ اپنے اسٹیٹ کے قریب پہنچا تو مہاراجہ کے انتقال کی اطلاع ملی۔مصلحتاً شہزادے نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہیں کیا۔نہ ہی اس کے ساتھیوں نے کسی کو بتایا، مہاراجہ کے انتقال کے بعد شہزادے کا انتظار کیا جا رہا تھا جیسے ہی شہزادہ کیرالہ اسٹیٹ پہنچا اس کو روایتی شاہانہ طریقے سے باضابطہ مہاراجہ بنا دیا گیا۔عنان اقتدار حاصل کرنے کے بعد اس نے اپنی حکومت کو مستحکم کیا جب ہر طرف سے اطمینان حاصل ہوا اور حکومت پر اپنی گرفت مضبوط کی تو مہاراجہ نے اور اس کے ساتھیوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور لوگوں کو بھی اسلام قبول کرنے کی تلقین کی۔

مہاراجہ کی ترغیب و تلقین سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا مہاراجہ کا اسلام قبول کرنا اس کے باپ کا مرہون منت ہے، وہ اگر شق القمر کے واقعہ کی تصدیق کرنے کیلئے اس کو عرب نہ بھیجتا تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیاز حاصل کرنے سے قاصر رہتا۔اور نہ ہی اسلام قبول کر سکتا تھا۔صحابی رسول ﷺ ہونے کی حیثیت سے پہلا مسلم حکمران ہونے کا اعزاز اسی کے حصے میں آیا۔کیونکہ اس کے باپ کے لئے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر کے دعائیہ کلمات ادا کئے تھے۔غالب گمان یہ ہے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر غائبانہ ایمان لا چکا تھا اور عظیم مرتبہ پر فائز ہو چکا تھا

اب مہاراجہ کو نماز پڑھنے کے لئے مسجد بنانے کا خیال آیا۔چنانچہ اس نے ایک مسجد تعمیر کروائی اور اس مسجد کا نام اپنے باپ کے نام سے منسوب کیا۔اس مسجد کا نام Cheraman رکھا گیا۔یہ برصغیر پاک و ہند کی پہلی مسجد ہے۔اس طرح اس کے باپ کا نام مسجد کے نام کے ساتھ منسلک ہو گیا Mosque Cheraman کیرالہ میں Akrakalam کے مقام پر تعمیر کی گئی۔یہ علاقہ ساحل سمندر سے منسلک ہے۔اور مالا بار کہلاتا ہے یہاں پر اس وقت بھی مسلمانوں کی اکثریت ہے جو راسخ العقیدہ ہیں۔

(بحوالہ کیرالہ میگزین 1948۔تاریخ از بکستان مولف سید کمال الدین احمد)

مہاراجہ، شہزادے، اور عوام کے مسلمان ہونے کے بعد یہاں عرب تاجروں کو تجارت کی سہولیات دی گئیں اور ان کی آمد، قیام اور میل جول نے اسلام کی قبولیت میں اضافہ کیا اور جنوبی ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا۔ہم سب جانتے ہیں کہ جنوبی ہندوستان کے باشندے بہت ذی فہم اور تعلیم یافتہ ہیں۔ہندوستان کی اربوں ڈالر آئی ٹی انڈسٹری اسی علاقہ میں ہے۔تقسیم کے بعد کیرالہ، مالا بار کے لاتعداد مہاجرین کراچی آگئے تھے نہایت سادہ، ایماندار اور مذہبی لوگ ہیں۔ان کے ہاں جب بچے کی پیدائش ہوتی ہے تو پہلا نام محمد رکھ دیتے تھے اور دوسرا نام بعد میں دیتے تھے۔بچی کا نام عائشہ یا فاطمہ رکھ دیتے تھے۔کراچی میں جگہ جگہ ان کی چائے اور پان کی دکانیں تھیں۔اور ان کی چائے نہایت لذیذ ہوتی تھی۔کرکٹ میچوں کے دوران دوکانوں پر بلیک بورڈ لگا دیتے تھے اور اس پر اسکور کی پوزیشن لکھتے رہتے تھے، لوگوں کا مجمع لگا رہتا تھا۔یہ لوگ عموماً چیک تہبند، اس پر قمیص اور سر پر سفید کروشیا سے بنی ہوئی ٹوپی پہنتے تھے۔یہ نہایت ہنس مکھ اور ملنسار لوگ تھے۔یہ پرانا پیارا پاکستان تھا۔

☆☆☆☆☆☆

Muslehuddin
Computer Institute & Coaching Centre
IX, X, XI, XII
ARTS & COMMERCE
Sunday Classes
B Com I & II
Ms Office: MS Word, MS Excel, MS Power Point, Internet
Graphics: Photoshop CS, Freehand 10.0, Corel Draw, Inpage
Web Designing: Flash, Dreamweaver, Photoshop CS, ImageReady CS
Programing
Peachtree (Latest) 2 Months
C # 1 Month
Oracle 9i 3 Months
Visual Fox Pro 9.0 3 Months
Timing at: 07:00pm to 12:00am
Address: Darul Kutub Hanfia 3rd, Floor, Hanfia Chowk, Near Bismillah Masjid Kharadar, Karachi-74000
0321-2273672, 0313-9221770, 0333-3244731
Managed By : Anjuman Talaba-e-Islam

تگ وتاز

دہشتگرد بے گناہ لوگوں کو لقمہ اجل بنا رہے ہیں ان کے خاتمے تک آپریشن جاری رہنا چاہیے، سنی اتحاد کونسل

اہل سنت کی تمام تنظیمات پاکستان کی سلامتی کیلئے دہشتگردوں کے خاتمہ کیلئے فوجی آپریشن کی حمایت کرتی رہی ہیں، علماء اہل سنت

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی اتحاد کونسل اور مجلس شوریٰ کا اجلاس صاحبزادہ فضل کریم کی زیر صدارت سنی تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ کراچی میں منعقد ہوا۔ جس میں سنی تنظیمات کے سربراہان، جنرل سیکریٹریز، اور اکابرین اہل سنت نے شرکت کی۔ جس میں پیر افضل قادری، پیر امین الحسنات، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، محمد ثروت اعجاز قادری، ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی، پیر سید غلام رضوان جیلانی، حاجی حنیف طیب، کے علاوہ بیشتر رہنماؤں نے اپنے موقف سے آگاہ کیا بالخصوص جنوبی وزیرستان، سوات، مالاکنڈ، آپریشن کے بعد پیدا شدہ حالات جس میں آرمی ہیڈکوارٹر، GHQ پر دہشتگردوں کا حملہ اور پھر کے بعد دیگرے لاہور، پشاور اسلام آباد اور دیگر مقامات پر بم دھماکے، جنوبی پنجاب، جنوبی وزیرستان میں فوج کی جانب سے آپریشن راہ نجات پر غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ جن دہشتگردوں نے پاکستان کی فوج کے خلاف غیر ملکی ہتھیار اٹھا رکھے ہیں اور جو لوگ خودکش حملوں اور بم دھماکوں کے ذریعے بے گناہ لوگوں کو لقمہ اجل بنا رہے ہیں ان کے خاتمے تک آپریشن جاری رہنا چاہیے۔ اور GHQ پر دہشتگردوں کے حملے کو انتہائی تشویشناک قرار دیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ جو لوگ GHQ پر حملے میں تعاون بنے ہیں ان کے چہرے بھی 16 کروڑ عوام کے سامنے پیش کئے جائیں۔ اجلاس میں لاہور، اسلام آباد پشاور، میں مسلسل ہونے والی دہشتگردی کے واقعات پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور ان واقعات میں جو فوج اور پولیس کے جوان اور عام شہری جاں بحق ہوئے ان کے خاندانوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اجلاس میں کیا گیا کہ اہلسنت کی تمام تنظیمات پاکستان کی سلامتی کیلئے دہشتگردوں کے خاتمہ کیلئے فوجی آپریشن کی حمایت کرتی رہی ہیں اور سارے عرصہ میں دہشتگردی میں ملوث کسی ایک فرد کا بھی علماء مشائخ اہلسنت یا تنظیمات اہل سے تعلق نہیں ہے ہم جاننا چاہتے ہیں کہ دہشتگردوں کے پاس کن کن غیر ملکی ایجنسیوں کا فراہم کردہ جدید ترین اسلحہ ہوتا ہے اور ان کو کن کن ممالک سے مالی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ حکومت کو بغیر کسی جھجک کے 16 کروڑ عوام کے سامنے ایسے ملکوں کے نام لینے چاہیے جو پاکستان میں تخریب کاری کروا رہے ہیں۔ اجلاس میں صدر اور وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سنی اتحاد کونسل کو بھی اس فوجی آپریشن کی مکمل بریفنگ دے اور اس کے اسباب پر بھی تفصیلی روشنی ڈالے اجلاس میں اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا کہ بعض مدارس سے مشکوک غیر ملکی لوگ پکڑے گئے ہیں ایسے مدارس کے منتظم حضرات سے تفصیلات سے بھی عوام کو آگاہ کیا جائے اجلاس میں غور کیا گیا کہ آئی جی اسلام نے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے ایک گاڑی جس پر جعلی نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی اس میں غیر ملکی افراد بھاری مقدار میں اسلحہ لیکر جا رہے تھے گرفتار کرنے کے بعد کس کے حکم پر چھوڑا گیا۔ آئی جی اسلام آباد نے اپنے اختیارات سے تجاوز اور اپنی ذمہ داری غفلت سے کام لیا ہے اس واقع کے ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے اجلاس میں صدر مملکت آصف علی زرداری کے اس بیان کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیا گیا جس میں انہوں نے قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ تبدیل کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ جس کی سنی اتحاد کونسل بھرپور مذمت کرتی ہے۔ اجلاس میں حکومت کی ناقص پالیسوں پر شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ کیری لوگر بل N.R.O جیسے مسلوں پر حکومت کی ناکامی نے پاکستان کے عوام میں مایوسی پیدا کی ہے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ صوبہ سرحد، پنجاب، سندھ، بلوچستان اور دیگر قبائلی علاقوں میں موجود دہشتگردوں کا تعلق ایک خاص مکتبہ فکر سے ہے جس میں اہل سنت علماء ومشائخ اور عوام کا بھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ نام نہاد مسلمانوں نے دہشتگردوں کا روپ دھار رکھا ہے۔ ملک دشمن عناصر بیرونی طاقتیں بڑے پیمانے پر فنڈز اور جدید اسلحہ فراہم کر رہی ہیں۔ کالعدم جہادی مذہبی تنظیمیں نام بدل کر دہشتگردوں کے نیٹ ورک کو مضبوط کر رہی ہیں۔ بعض مذہبی تنظیمیں کھل کر دہشتگردوں کو سپورٹ کر رہی ہیں۔ اگر دہشتگردوں کو سپورٹ کرنے والے مدارس اور بعض نام نہاد مذہبی تنظیموں کو لگام نہ دی گئی تو حالات مزید خراب ہونگے۔ علاوہ ازیں سنی اتحاد کونسل کے اجلاس میں ملک بھر سے آئے ہوئے علماء ومشائخ کی موجودگی میں سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے سانحہ نشتر پارک کے بعد سے اب تک سنی تحریک کی موجودہ قیادت کی تین سالہ کارکردگی پیش کی اور آئندہ کے منصوبوں سے آگاہ کیا۔ سنی اتحاد کونسل کے اس اہم اجلاس میں کئی قراردادیں منظور کی گئیں۔ جس میں وزارت داخلہ کی جانب سے سنی تحریک کو شامل کرنے کی بھرپور مذمت کی گئی اور سنی تحریک کو واچ لسٹ میں رکھنے کو اہلسنت کے خلاف سازش قرار دیا گیا اور صدر پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ سنی تحریک کو فوری طور پر واچ لسٹ سے خارج کرنے کا اعلان کیا جائے۔

سنی تحریک کے مرکز پر سنی اتحاد کونسل کے اجلاس کی صدارت صاحبزادہ فضل کریم کر رہے ہیں اس موقع پر سرور اعجاز قادری، پیر افضل قادری، امیر الحسنات، علامہ شاہ تراب الحق، حاجی حنیف طیب، اور دیگر موجود ہیں۔

ناموس رسالت قانون میں تبدیلی کی حکومتی خواہش پوری نہیں ہوگی، شاہ تراب الحق

پاکستان کی داخلی سلامتی کیلئے تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں کو غیر مسلح کیا جائے، کانفرنس سے خطاب

اسلام آباد (مصطفائی نیوز) جماعت اہل سنت پاکستان اوورسیز کے نگران علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ فروعی یا سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ حکومت امریکی ایجنڈے پر تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں نظر ثانی کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم واضح کرتے ہیں کہ حکومت کی جانب سے قانون میں ایسی کسی تبدیلی کی خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامع مسجد کنزالایمان اسلام آباد میں منعقدہ تحفظ رسالت کانفرنس سے خطاب میں کیا۔ جلسہ کی صدارت علامہ مفتی عبدالرزاق بھترالوی نے کی۔ علامہ شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا موت ہے جس میں کمی بیشی تو در کنار ایسا سوچنے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کانفرنس میں حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان کی داخلی سلامتی کیلئے تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں کو غیر مسلح کیا جائے۔ پاکستان کی بقاء وسلامتی کیلئے آخری دہشت گردی کی موجودگی تک آپریشن جاری رکھا جائے اور اس کا دائرہ پورے ملک میں وسیع کیا جائے۔ کانفرنس میں قرارداد میں کہا گیا کہ وطن عزیز کی سالمیت، آزادی خودمختاری کے منافی کیری لوگر بل درحقیقت پاکستان کی خودکشی کے مترادف ہے۔

حجاج دہشت گردی کے خاتمے کیلئے دعا کریں، علامہ حمزہ قادری

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا مہمان بنایا، تربیتی پروگرام سے خطاب

کراچی (مصطفائی نیوز) ممتاز عالم دین ومذہبی اسکالر علامہ حمزہ علی قادری نے کہا ہے کہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا مہمان بنایا اور وہ سفر حج پر روانہ ہو رہے ہیں۔ زائرین حرمین طیبین کو چاہیے کہ جب مسجد حرام میں داخل ہوں تو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو اللہ عزوجل کی رضا، جنت کے حصول، جہنم سے بچنے، پاکستان کی سالمیت واستحکام، ترقی وخوشحالی، دہشتگردی کے خاتمے اور امن وامان کیلئے خصوصی دعائیں کریں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عمرہ وزیارت گروپ کی جانب سے منعقدہ حجاج کرام کے تربیتی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر علامہ کامران قادری، اسماعیل غازیانی محمد احمد عطاری، زم زم رضا قادری، اور محمد کامران نے بھی خطاب کیا۔ علامہ حمزہ قادری نے اپنے خطاب میں عازمین حج پر زور دیا کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اپنے قیام کے دوران اور ارکان حج کی ادائیگی کے موقع پر مکمل نظم وضبط کا مظاہرہ کریں۔ اور ملک وقوم کی سلامتی کیلئے بھرپور دعائیں کریں۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی علیہ الرحمہ کی شہادت: کیس داخل دفتر کرنے پر

ناموس رسالت محاذ کا احتجاج

لاہور (بیورو چیف) تحفظ ناموس رسالت محاذ کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات محمد ضیاء الحق نقشبندی کے مطابق محاذ کے سرپرست مفتی محمد خان قادری، جنرل سیکریٹری قاری خان محمد قادری، پیر محمد اطہر القادری، ڈاکٹر راغب نعیمی، مفتی حسیب قادری، مفتی محمد عمران، پروفیسر مسعود احمد، مولانا مجاہد عبدالرسول قادری، مولانا محمد علی نقشبندی، صاحبزادہ سید مختار اشرف، حاجی امداد حسین نعیمی، صاحبزادہ احمد رضا، اور دیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت محاذ کے بانی صدر اور جامعہ نعیمیہ اور تنظیم المدارس اہل سنت کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی نے اسلام اور ملک کیلئے جان دی تھی۔ لیکن ہمیں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے انتہائی مایوسی ہے کہ انہوں نے جس بے رخی اور بے رحمی سے شہید پاکستان ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی ایف آئی آر داخل دفتر کردی ہے کہ بیت اللہ مسعود مارا گیا، کے ساتھ اور اس کا نیٹ ورک ابھی باقی ہے پنجاب قاتلوں کے حوالے سے سرد مہری سے کام نہ لے۔

☆☆☆☆

ناموس رسالت ایکٹ میں تبدیلی نہیں کرنے دینگے، آصف جلالی

لاہور (مصطفائی نیوز) ادارہ صراط مستقیم کا اجلاس جامعہ جلالیہ رضویہ میں ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر اشرف آصف جلالی نے کی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ ہم کسی صورت ناموس رسالت ایکٹ میں تبدیلی نہیں کرنے دینگے اور اگر کسی شخص نے ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف زبان استعمال کی تو اس کے خلاف 295A کے تحت مقدمہ درج کرایا جائے گا۔ لیکن 295A کے قانون میں تبدیلی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔

دعوت اسلامی مجلس رابطہ کے اراکین کی صاحبزادہ فضل کریم سے ملاقات

کراچی (مصطفائی نیوز) تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کی مجلس رابطہ کے اراکین نے چیئرمین سنی اتحاد کونسل وصدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان صاحبزادہ فضل کریم سے قصر ناز میں ملاقات کی۔ انہوں نے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا محمد الیاس قادری اور دعوت اسلامی کی دین اسلام کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور کہا آج کے پرفتن دور میں دعوت اسلامی جس طرح قرآن وسنت کی دعوت کو گھر گھر پہنچا کر جس طرح عشق رسول ﷺ کی شمع کو روشن کر رہی ہے وہ قابل ستائش ہے۔

کفار کو انداز مصطفوی سے دعوت اسلام دی جائے: پروفیسر مقصود الٰہی

مسلمانوں کو مسائل کا حل چاہیے تو اولیائے کرام کی مجلس میں آنا ہوگا، اجتماع سے خطاب

کراچی (مصطفائی نیوز) اسلامی روحانی مشن پاکستان کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر مقصود الٰہی نے کہا ہے کہ ہم کفار کے دشمن نہیں بلکہ کفر کو دعوت اسلام دینے کے قائل ہیں۔ دین کی دعوت اگر انداز مصطفوی میں پیش کی جائے تو وہ دن دور نہیں جب اسلام کی روشنی دنیا کے ہر حصے کو منور کر دے گی۔ امت مسلمہ اگر مسائل کا حل چاہتی ہے تو اسے اولیاء کرام کی مجلس میں آنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے انو بھائی پارک ناظم آباد میں اسلامی روحانی مشن کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ گناہ کو جب تک گناہ نہ سمجھا جائے نیکی کی توفیق نہیں مل سکتی۔ حسد، تکبر، غیبت اور بدگمانی انسان کے باطنی امراض ہیں۔ جن سے آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔ دریں اثنا انہوں نے افواج پاکستان، عوام اور اسکولوں پر ہونے والے خودکش حملوں اور بم دھماکوں کی شدید مذمت کی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی علامہ شاہ حسین گردیزی نے کہا کہ اہل اللہ صرف مسلمانوں سے نہیں بلکہ کفار سے بھی بہترین اخلاق کی نصیحت کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے عمل سے کفار کو دین کی دعوت پیش کریں۔ اجتماع سے مولانا عبدالرزاق، صاحبزادہ سلمان طیب، مولانا حبیب الرحمٰن، حاجی خیرالدین، مولانا عمیر نقشبندی، مولانا ندیم نقشبندی نے بھی خطاب کیا۔

تحریک عوام اہل سنت 35 برس سے حجاج کرام کی خدمت کر رہی ہے، وزیر مملکت

ملک کے استحکام اور امن وامان کی بہتری کیلئے دعا کی جائے، ایئرپورٹ پر کیمپ کا انعقاد

کراچی (مصطفائی نیوز) تحریک عوام اہل سنت پاکستان حج وعمرہ کمیٹی کی جانب سے ایئرپورٹ کے حج ٹرمینل نمبر 3 پر عازمین حج کو سہولتوں کی فراہمی کے لئے کیمپ لگایا گیا وزیر مملکت مذہبی امور شگفتہ جمانی نے پہلی حج پرواز کے موقع پر کیمپ کا دورہ کیا اور اس موقع پر انہوں نے کہا کہ تحریک عوام اہل سنت پاکستان گزشتہ 35 برسوں سے حجاج کرام کی خدمت کر رہی ہے۔ اور اس کا اجر صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے بھائی بہنوں کو حج کی سعادت حاصل کرنے کیلئے الوداع کرنے آئی ہوں۔ اس موقع پر حاجی محمد حنیف طیب نے کہا کہ تحریک عوام اہل سنت، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، اور نورانی ویلفیئر سوسائٹی عازمین حج سے گزارش کرتی ہے کہ وہ ملک کے استحکام اور امن وامان کی بہتری کیلئے خصوصی دعا کریں۔ عوام اہل سنت پاکستان حج وعمرہ کمیٹی کے چیئرمین محمد عاطف بلو نے سول ایوی ایشن اتھارٹی، ایئرپورٹ منیجر اور ٹرمینل منیجر کی جانب سے خصوصی تعاون پر اظہار تشکر کیا اس موقع پر حج وعمرہ کمیٹی کے سرپرست اعلیٰ یاسین ملک، علامہ ریاض الدین قادری، عبدالستار سمیع، اقبال محسن، صابر عبد الحمید، خالد بٹ، علامہ اشرف گورمانی، ڈاکٹر شان عالم و دیگر موجود تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تعلیمی ادارے بند کرنا ہتھیار پھینکنے کے مترادف ہے: فیصل کاہلوں

سیالکوٹ (مصطفائی نیوز) تعلیمی ادارے بند کرنا دہشتگردوں کے آگے ہتھیار پھینکنے کے مترادف ہے ملک دشمنوں کا قلع قمع کرنے کے لئے طلبہ میدان عمل میں نکل آئیں۔ ان خیالات کا اظہار انجمن طلباء اسلام ضلع سیالکوٹ کے ناظم چوہدری فیصل کاہلوں نے گورنمنٹ مرے کالج میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر اے ٹی آئی کے رہنما چاند بٹ حافظ شبیر حاجی افضال، رانا اسد شہزادہ بٹ، مہر شہزاد، ذیشان، شاہ محمد حسن رضوان جٹ ملک جلیل، جواد گجر، اور طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی طلبہ رہنماؤں نے کہا کہ طلبہ کو گھروں میں بیٹھنے کی بجائے میدان میں نکل کر دہشتگردوں اور طالبان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ جب تک دہشت گردوں کا خاتمہ نہیں ہوتا حکومت کو آپریشن راہ نجات جاری رکھنا چاہیے۔ پوری قوم پاک فوج کی پشت پر کھڑی ہے۔ آخری دہشت گردی کی ہلاکت تک آپریشن جاری رکھنا چاہیے۔

آصف زرداری اور نواز شریف کی ملاقات وقت کا ضیاع ہے: ابوالخیر

حیدرآباد (مصطفائی نیوز) جمعیت علماء پاکستان کے صدر صاحبزادہ ابوالخیر ڈاکٹر محمد زبیر نے کہا ہے کہ آصف زرداری اور نواز شریف کی ملاقات وقت کا ضیاع اور عوامی مسائل سے چشم پوشی ہے دونوں جماعتیں اپنے سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہی ہیں۔ جے یو پی دونوں جماعتوں کو عوام دشمن اور ملک کے عدم استحکام کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ وہ جے یو پی حیدرآباد کے زیر اہتمام نکالی گئی تحفظ ناموس رسالت ریلی کے اختتام پر مارکیٹ چوک پر خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جانیں قربان کرنے کا وقت ہے، عظمت مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کیلئے حیدرآباد کے غلامان رسول کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

دینی اصولوں پر استقامت ہی مسلمانوں کیلئے کامیابی کی کنجی ہے، شاہ تراب الحق

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہل سنت کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ علم فقہ افضل ترین علوم اور دین کی بنیاد ہے انہوں نے کہا کہ دینی تعلیم دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن ہے۔ دینی اصولوں پر استقامت ہی مسلمانوں کی کامیابی کی کنجی ہے۔ علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہی فائدہ دے سکتا ہے۔ اگر عمل نہ تو اس علم حاصل کرنے کا فائدہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی علم کی اہمیت پر بہت زور دیا۔ حدیث پاک ہے کہ ماں کی گود سے لیکر قبر تک علم حاصل کرو۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ علم حاصل کرنا مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ علم کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو معلم اخلاق بنا کر مبعوث فرمایا اور تعلیم و تربیت کا ایک پاکیزہ نظام فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن وسنت اور علم فقہ کا اپنی ضرورت کے مطابق جاننا مسلمان مرد وعورت دونوں کی اولین ذمہ داری ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا اہم تقاضا ہے کہ ہم اپنے اہل وعیال کے دینی اور عصری علوم سے ہمکنار کریں ایک مثالی معاشرہ وجود میں آئے گا۔

مٹھی بھر دہشتگردوں نے ملکی سالمیت کو داؤ پر لگا دیا، ثروت قادری

دہشت گردی کی ٹریننگ دینے والے مدرسوں کے خلاف بھی آپریشن کیا جائے، کانفرنس سے خطاب

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے سربراہ محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ مٹھی بھر دہشت گردوں نے ملک کی سالمیت کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ اور معیشت اور معاشرت دونوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے، جنوبی وزیرستان میں آپریشن راہ نجات کے ساتھ ساتھ ایسے مدرسوں کے خلاف بھی آپریشن کیا جائے جہاں انتہا پسندی اور دہشت گردوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جٹ لائن میں شہید عبدالستار قادری، شہید شہزاد قادری، شہید دلشاد قادری، کی سالانہ برسی کے موقع پر شہدائے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سنی تحریک وہ واحد جماعت ہے جس نے دہشت گردی، انتہا پسندی، فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے علم جہاد بلند کیا اور نفرتوں کے خلاف محبت کا علم بلند کیا اور ملک سے آخری دہشت گرد کے خاتمے تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

سیکورٹی اداروں کی جانب سے عدم تحفظ کی باتیں تشویشناک ہیں، جے یو پی

پاکستان میں حالیہ دہشتگردی کے واقعات سوالیہ نشان ہیں، ڈاکٹر ابو الخیر

کراچی (مصطفائی نیوز) پاکستان میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات انٹیلی جنس ایجنسیوں کے لئے سوالیہ نشان ہیں جبکہ سیکورٹی اداروں کی جانب سے عدم تحفظ کی باتیں بھی نہایت تشویشناک ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی صدر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں چیئرمین سپریم کونسل جے یو پی مفتی جمیل احمد نعیمی، ڈاکٹر محمد صدیق راٹھور، مفتی غوث صابری، محمد مستقیم نورانی، سلیم حسین، اراکین کمیٹی حلیم غوری، حافظ نورالعین انصاری، محمد فرید قادری اور نوید احمد نورانی شریک ہوئے۔ اجلاس میں پاکستان کے خلاف بیرونی قوتوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور داخلی معاملات میں براہ راست امریکی مداخلت پر بھی غور کیا گیا۔ مفتی جمیل احمد نعیمی نے کہا کہ غلامان مصطفٰی کے حوصلے محبت رسول سے ہمیشہ بلند ہوا کرتے ہیں لیکن ہمارے حکمران نے اس نجات دہندہ نسبت کو یکسر بھلا دیا ہے۔

بدامنی کی فضاء سے نکلنے کیلئے اسوۂ حسنہ کو اپنانا ہوگا، کبیر علی شاہ

لاہور (مصطفائی نیوز) حضور پاک ﷺ کا دامن تھامنے میں ہی پاکستانی قوم کیلئے عافیت ہے۔ مایوسی اور بدامنی کے موجودہ حالات سے بحفاظت باہر نکلنے کیلئے اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنانا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار آستانہ عالیہ چورہ شریف کے سجادہ نشین اور مرکزی امیر تحریک فیضان اولیاء پاکستان پیر سید کبیر علی شاہ نے خیابان چورہ شریف لاہور میں منعقدہ سیرت کانفرنس کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس میں پاکستان بھر کے جید علماء کرام اور مشائخ عظام اور وابستگان چورہ شریف نے شرکت کی۔ پیر صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ دشمنان اسلام و پاکستان نے اس مملکت خداداد کیخلاف اتحاد کر لیا ہے۔ اور وہ اسے اندر سے کھوکھلا کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سقوط ڈھاکہ مشرقی پاکستان کے بعد آج ہمیں ایک بار پھر شیطانی اتحاد ثلاثہ کی سازشوں کا سامنا ہے۔ اور ان سازشوں کا تدارک صرف باہمی اتحاد سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں پے در پے ہونیوالے دہشت گردی کے سنگین واقعات کے باعث باہمی اتفاق و اتحاد اور عزم و حوصلے کی جتنی ضرورت آج ہے غالباً پہلے کبھی نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس صورتحال کا مقابلہ پاکستانی قوم کا کوئی ایک طبقہ نہیں کر سکتا بلکہ ہم سب کو مل جل کر اس مسئلہ کا حل تلاش کرنا ہوگا۔ اور کسی مصلحت کو خاطر میں لائے بغیر کڑے فیصلے کرنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا قیام کلمہ طیبہ کا مرہون منت تھا اور اس کی بقاء اور ترقی بھی دین اسلام کے احکامات کے عملی نفاذ سے منسلک ہے اسلامی نظام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام ہماری بقاء اور سلامتی کی ضمانت فراہم نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ضروری تو یہ تھا کہ حضور ﷺ کا وضع کردہ نظام سیاست و معیشت عملی طور پر بروئے کار لایا جاتا مگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔

صاحبزادہ امین الحسنات کی سربراہی میں تھنک ٹینک قائم کرنے کا فیصلہ

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی اتحاد کونسل کے سیکریٹری جنرل اور سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب نے کہا ہے کہ سنی اتحاد کونسل کی عاملہ اور شوریٰ کے مشترکہ اجلاس میں ممتاز مفکر صاحبزادہ امین الحسنات شاہ کی سربراہی میں تھنک ٹینک قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تھنک ٹینک میں زندگی کے ہر شعبہ کے ماہرین کو شامل کیا جائے گا تھنک ٹینک کے سربراہ صاحبزادہ امین الحسنات شاہ نے اس موقع پر کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس ملک کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لائیں۔

لاہور: جامعہ نعیمیہ میں اسلامک یونیورسٹی کے طلبہ اور پاکستان فوج کے شہداء کیلئے قرآن خوانی

لاہور (مصطفائی نیوز) جامعہ نعیمیہ میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں جام شہادت نوش کرنیوالے طلباء وطالبات اور پاک فوج کے شہداء کیلئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ قرآن خوانی میں جامعہ نعیمیہ کے طلباء واساتذہ اور عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر راغب نعیمی نے کہا کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ شہید پاکستان علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے بھی جام شہادت نوش کر کے یہ وطن عزیز سے محبت کا نیا جذبہ دیا ہے۔ تاقیامت ان کی شہادت کو یاد رکھا جائے گا۔ تاہم حکومت کو چاہیے کہ وہ آخری دہشت گرد کے خاتمے تک آپریشن راہ نجات جاری رکھے۔

ماڈل کالونی میں عرس قائد اہلسنت سے انس میاں نورانی، علامہ جمیل احمد نعیمی œ یق راٹھور، غوث صابری، مستقیم نورانی خطاب کر رہے ہیں

تحریک عوام اہل سنت کے حج کیمپ کے افتتاح کے موقع پر شگفتہ جمانی، حنیف طیب، یسٰین ملک، عاطف بلو، بائیں جانب عازمین حج میں تحائف تقسیم کیے جا رہے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام محفل درس قرآن سے علامہ شاہ عبدالحق قادری خطاب کر رہے ہیں (ف ر)

مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر

میاں فاروق مصطفائی کا دورہ کراچی

رپورٹ: سیاب احمد صدیقی

چاند کے معاملے پر جو اختلاف ہوا پوری مصطفائی برادری کو اس پر افسوس ہے۔ جن عناصر نے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے خلاف جو مہم اٹھائی ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے مفتی صاحب کے شرعی اور مدلل موقف کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے 98 فیصد عوام نے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ساتھ عید کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ شرعی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

گزشتہ دنوں مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر میاں فاروق مصطفائی کراچی تشریف لائے۔ یہاں انہوں نے اہم مذہبی رہنماؤں سے ملاقاتیں کرنا تھیں۔ جن میں رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین علامہ مفتی منیب الرحمٰن، اور جماعت اہل سنت پاکستان کراچی کے امیر حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری شامل ہیں۔ انہوں نے 26 اکتوبر بروز اتوار مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین حضرت علامہ مفتی منیب الرحمٰن سے ان کے گھر پر ملاقات کی۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی نائب امیر محمد عابد ضیائی، ایمز اسکولز کے ڈائریکٹر احمد باوا، اے ٹی آئی کے سابق معین الدین نوری، مصطفائی نیوز کے سب ایڈیٹر سیاب احمد صدیقی، کے علاوہ مصطفائی نیوز کراچی کے بیورو چیف ذیشان مصطفائی بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں میاں فاروق مصطفائی نے گزشتہ دنوں رویت ہلال کے مسئلہ پر اپنا موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ چاند کے معاملے پر جو اختلاف ہوا پوری مصطفائی برادری کو اس پر افسوس ہے۔ جن عناصر نے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے خلاف جو مہم اٹھائی ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے مفتی صاحب کے شرعی اور مدلل موقف کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے 98 فیصد عوام نے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ساتھ عید کر کے یہ ثابت کر دیا کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ شرعی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ صوبہ سرحد کی مختصر سے اقلیت غیر شرعی فعل کی مرتکب ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ رویت ہلال کمیٹی ایک معتمد ادارہ ہے۔ اس کی رٹ قائم کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح سوات مالاکنڈ اور وزیرستان میں حکومتی عملداری قائم کرنے کیلئے تمام سرکاری وسائل استعمال کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی میں تمام مسالک کے جید علماء کرام کی نمائندگی ہے اس لئے اس خلاف پروپیگنڈا دین سے دوری، مخصوص مسلکی سوچ کو پروان چڑھانے اور وطن عزیز کے شرعی مستقبل کو تاریک کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر سرحد حکومت کے بعض ارکان کی کوئی جائز شکایت ہے تو اس کو دور کیا جائے اور ان کی نمائندگی بھی شامل کر لی جائے تاکہ ملک میں ایک ہی دن عید ہو۔ اس موقع پر رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین علامہ مفتی منیب الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان میں دنیا بھر کے اسلامی ممالک کے مقابلے میں رویت ہلال کا سب سے جدید اور بہترین سسٹم موجود ہے۔ شک وشبہ کا اظہار کرنا محض لاعلمی اور جہالت ہے۔ اس میں کسی کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دن قبل یا بعد میں عید کا اعلان کر دے۔ انہوں نے اس مسئلہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ اس اہم شرعی مسئلہ میں بلور صاحب جیسے سیاستدان کو یہ بات قطعاً زیب نہیں دیتی کہ وہ صوبائی عصبیت کا آلہ کار بنیں جب تک چاند کی رویت نہ ہو جائے تو روزے کو قربان کرنا انتہائی بدنصیبی ہے۔ کیونکہ روزہ فرض اور عید تمام فضیلتوں کے باوجود سنت ہے۔ ایک سنت کے شوق میں فرض کا قتل کرنا اور اس مسئلہ کو صوبائی عصبیت اور سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کرنا جہالت اور گناہ کبیرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مفتی شہاب نے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے وہ صرف سعودی حکمرانوں کی خوشنودی کیلئے اس قسم کے اعلانات کرتے رہتے ہیں۔ قبلہ مفتی صاحب نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جب تک یہ ذمہ داری میرے پاس ہے لوگوں کی عبادات غارت نہیں ہونے دونگا۔

بعد ازاں مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے سانحہ نشتر

اس اہم شرعی مسئلہ میں بلور صاحب جیسے سیاستدان کو یہ بات قطعاً زیب نہیں دیتی کہ وہ صوبائی عصبیت کا آلہ کار بنیں

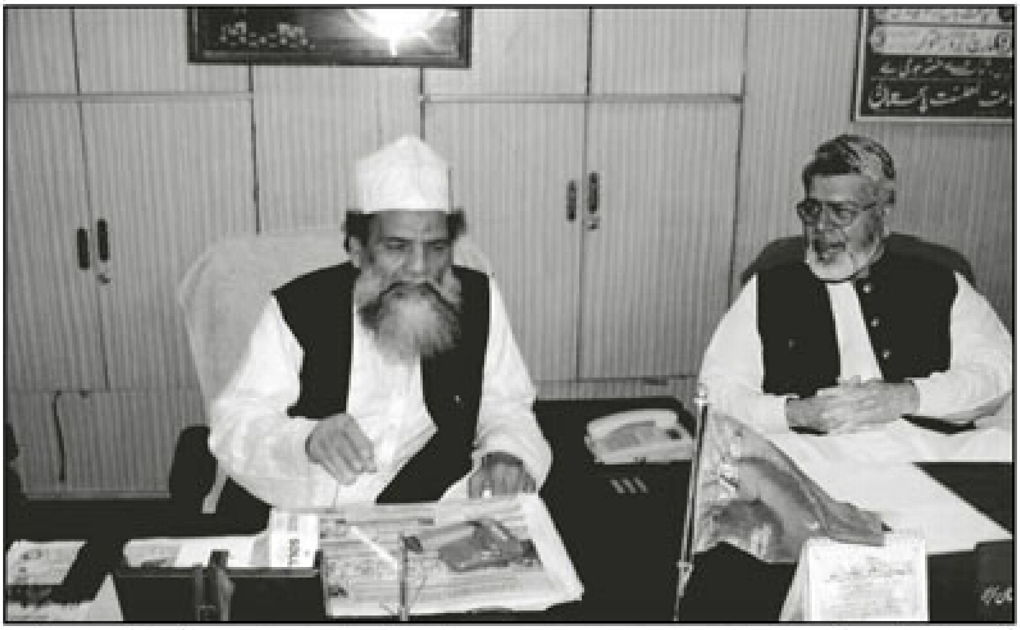

پارک کے شہداء کے وارثین اور زخمیوں کو قانونی تعاون فراہم کرنے ،شہداء کے وارثین اور زخمیوں کو حکومت کی جانب سے معاوضہ دلانے ،اس سارے کام میں اٹھنے والے تمام اخراجات جو کہ مصطفائی تحریک نے برداشت کئے تھے مفتی صاحب نے ان تمام باتوں کا اظہار کرتے ہوئے مصطفائی تحریک پاکستان کی خدمات کو سراہا اور میاں صاحب کو مبارک باد پیش کی ۔اور کہا کہ مصطفائی تحریک نے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لاتے ہوئے مثالی کردار ادا کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے سانحہ نشتر پارک کے شہداء کے وارثین اور زخمیوں کو قانونی تعاون فراہم کرنے ،شہداء کے وارثین اور زخمیوں کو حکومت کی جانب سے معاوضہ دلانے ،اس سارے کام میں اٹھنے والے تمام اخراجات جو کہ مصطفائی تحریک نے برداشت کئے تھے مفتی صاحب نے ان تمام باتوں کا اظہار کرتے ہوئے مصطفائی تحریک پاکستان کی خدمات کو سراہا اور میاں صاحب کو مبارک باد پیش کی۔

میاں صاحب نے مفتی منیب الرحمٰن صاحب سے ملاقات کے بعد المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ کراچی کے زیر انتظام ''المصطفیٰ میڈیکل سینٹر'' گلشن اقبال کراچی کا دورہ کیا ۔اس موقع پر المصطفیٰ ویلفیئر کے ٹرسٹیز احمد عبد الشکور، مناف الانہ اور ریاض نوری اور اسٹاف نے ان کا استقبال کیا۔میاں صاحب کو میڈیکل سینٹر کے تمام وارڈز کا تفصیلی دورہ کرایا گیا۔خصوصاً تھیلیسیمیا کے مہنگے ترین علاج کی مفت سہولت اور موتیا کے مفت آپریشن پر انہوں نے تمام ٹرسٹیز اور دیگر افراد کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے اسے انسانیت کی عظیم خدمت قرار دیا۔اس موقع پر میاں صاحب نے عثمان نوری سے ان کی والدہ محترمہ جو اس وقت المصطفیٰ میں زیر علاج ہیں ان کی بیمار پرسی کی اور ان کی جلد صحت یابی کیلئے دعا فرمائی۔ نیز میاں صاحب نے عثمان نوری سے تفصیلی ملاقات بھی کی اور امریکہ میں ان کی مصروفیات کے بارے میں تبادلہ خیال بھی کیا اس موقع پر اے ٹی آئی کی رہبر کونسل کے صدر نشین اور اے ٹی آئی کے بانی رکن اور مصطفائی تحریک کے سابق مرکزی امیر یعقوب قادری صاحب سے بھی موجود تھے۔

المصطفیٰ کا تفصیلی دورہ کرنے کے بعد میاں صاحب نے ممتاز عالم دین علامہ سید شاہ تراب الحق قادری کی خدمت میں حاضری دی ۔اس موقع پر المصطفیٰ ویلفیئر کے ٹرسٹیز احمد عبد الشکور، عثمان نوری، مناف الانہ، مصطفائی تحریک کراچی کے جنرل سیکریٹری انیس بھوپالی، سلمان انصاری، سلیم ہاشم، محمد عابد ضیائی، احمد باوا، معین نوری، ذیشان مصطفائی، سیاب احمد صدیقی و دیگر بھی موجود تھے ۔قبلہ شاہ صاحب نے دل بہار مشروب سے مہمانوں کی تواضع کی ،اور اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازا اور مصطفائی تحریک اور انجمن طلباء اسلام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔اور اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

میاں صاحب اپنے دورۂ کراچی کے موقع پر مصطفائی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ آفس میں بھی تشریف لے گئے جہاں پر مصطفائی آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر نعمان رحمانی نے انہیں خوش آمدید کہا۔اس موقع پر میاں صاحب نے مصطفائی ٹی وی (ویب چینل) اور اعلیٰحضرت ڈاٹ نیٹ، رحمانی ڈاٹ نیٹ اور دیگر ویب سائٹس کی کامیابی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مبارک باد پیش کی ۔اس کے بعد میاں صاحب نے اے ٹی آئی کے سابق رہنما معین الدین نوری سے ان کے گھر پر طویل ملاقات کی اور اے ٹی آئی کی چالیس سالہ خدمات پر تبادلہ خیال ہوا ۔میاں صاحب نے انہیں مسودے میں بہت سی باتوں کی وضاحت ،بہتر ترتیب اور تسہیل کی جانب توجہ مبذول کرائی اور اپنے تعاون کے ساتھ جلد از جلد مسودہ تیار کرنے کو کہا ۔اسلام آباد روانگی سے قبل میاں صاحب نے سراوان ہوٹل صدر میں پاکستان فلاح پارٹی کے ذمہ داران سلیم ہاشم اور ڈاکٹر خالد اقبال سے بھی ملاقات کی اور مصطفائی تحریک کی جانب سے انہیں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔اس کے بعد موصوف شاہ فیصل کالونی میں واقع کیئر فاؤنڈیشن اکیڈمی میں تشریف لے گئے جہاں انہوں نے اکیڈمی کے اساتذہ سے خطاب کرنا تھا ۔انہوں نے اکیڈمی کے حسن انتظام ،دینی اور عصری علوم کے حسین امتزاج اور طلباء کی تربیت سے متاثر ہوتے ہوئے اساتذہ کرام اور انتظامیہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کی ۔بعد ازاں انہوں نے اکیڈمی کے اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے معلم کی فضیلت پر سیر حاصل گفتگو کی ۔انہوں نے اساتذہ کو اسی محنت اور لگن سے آگے بڑھنے طلباء کے ساتھ حسن سلوک ،نرمی ،اور خلوص کے ساتھ پیش آنے کی تلقین کی ۔انہوں نے کہا کہ جب ہم بچوں کی بہتر انداز میں تربیت کریں گے تو ایک مثالی معاشرہ وجود میں آئے گا ۔انہوں نے اساتذہ کرام کو سے کہا کہ کسی بھی ملک نے بہترین تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کی جس ملک کا نظام جتنا ماہرانہ طریقہ سے ترتیب دیا جائے گا ثمرات اتنے ہی اچھے ہونگے اور اس میں نظام تعلیم کا پہلا نمبر ہے تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جس ملک میں تعلیم کو ذمہ داری سے پھیلایا گیا اور علم کی روشنی جس بہترین طریقہ سے پھیلائی گئی ۔ان ممالک نے اپنے آپ کو دنیا میں صف اول میں شامل کرالیا ۔اللہ تعالیٰ آپ کو محنت لگن شوق اور ذوق سے آگے بڑھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

میاں فاروق مصطفائی، مصطفائی آئی ڈی پارٹمنٹ کے ڈائریکٹر نعمان رحمانی سے ملاقات کرتے ہوئے

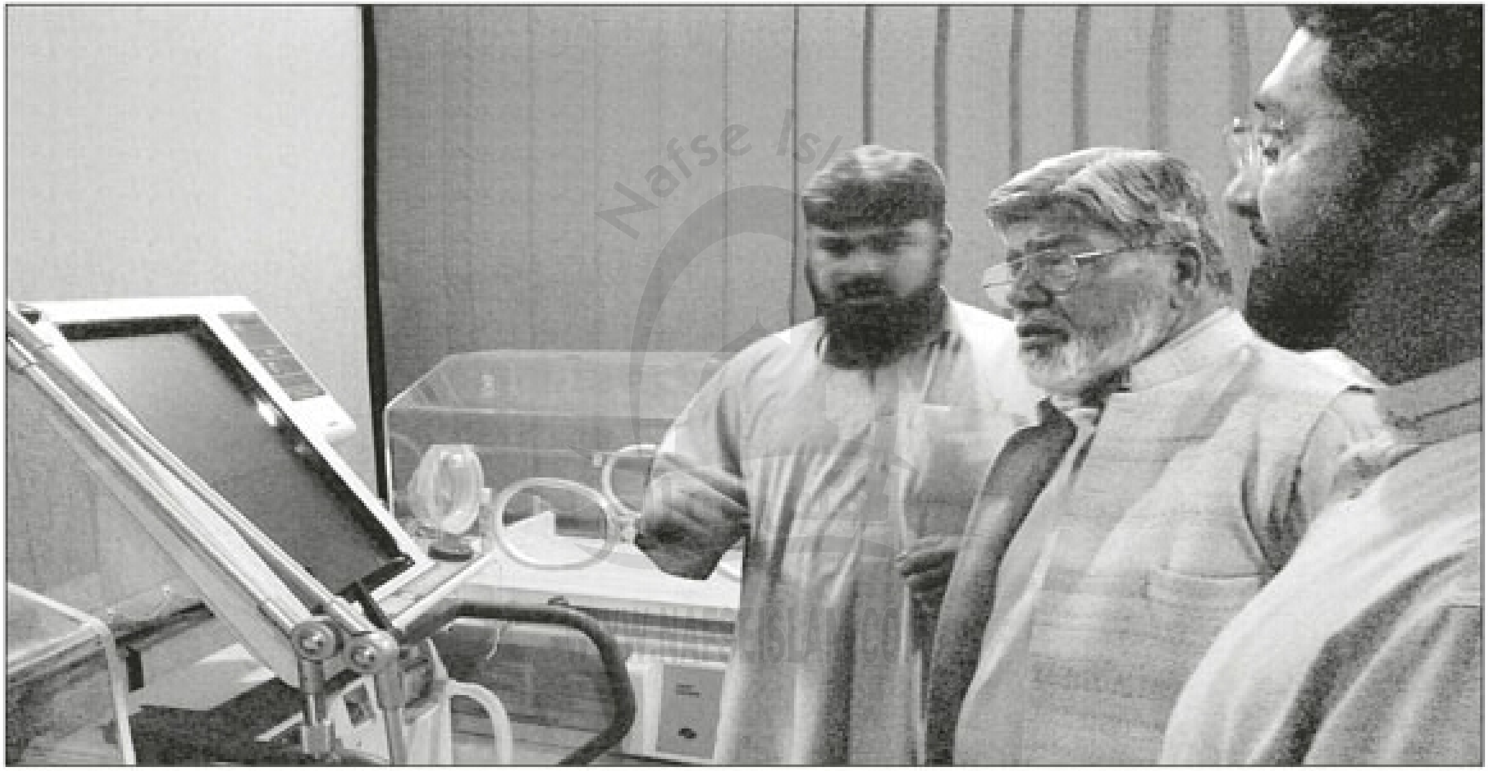

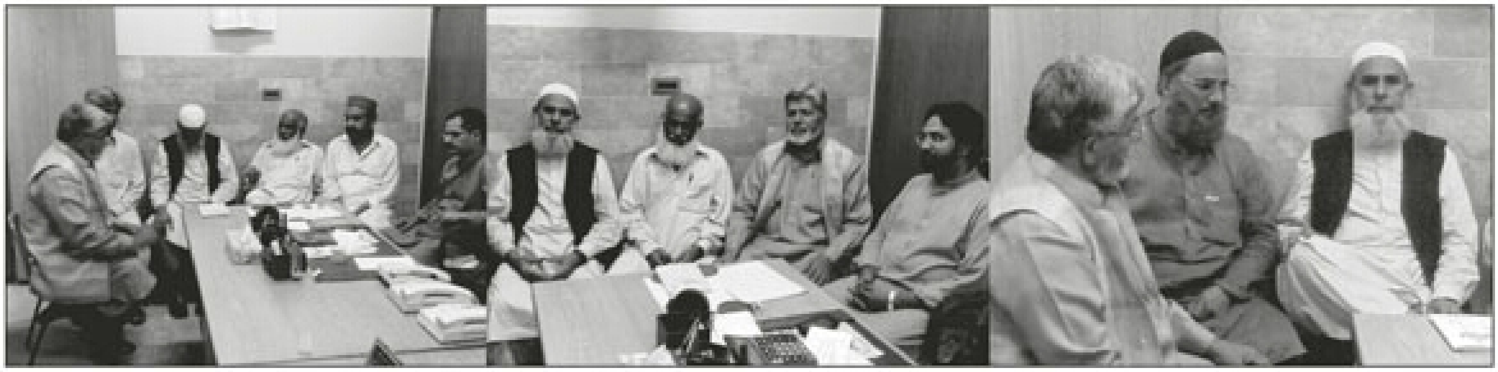

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی گلشن اقبال کے زیرانتظام المصطفیٰ میڈیکل سینٹر کے دورہ کے موقع پر لی گئی تصاویر

لیڈرشپ

تعلیمی ورکشاپ

16 اگست 2009

مصطفائی فاونڈیشن کے زیرِ اہتمام تعلیمی اداروں کے پرنسپل / انتظامی سربراہوں کی لیڈرشپ ٹریننگ ورکشاپ راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ ورکشاپ کا اہتمام حافظ محمد اقبال ڈائریکٹر اسکولز مصطفائی فاونڈیشن کے تعلیمی ادارے پاکستان نیشنل پبلک سکول پشاور روڈ کے اکیڈمک حال میں کیا گیا۔ ورکشاپ میں جھنگ، لاہور، جہلم، گجرات، منڈی بہاؤالدین اور راولپنڈی کے منتخب اسکولز کے علاوہ بغداد ماڈل اسکول مردان کے پرنسپل فضل حق نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

شرکاء ورکشاپ سے مصطفائی فاونڈیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر محمد اسلم الوری نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مصطفائی فاونڈیشن تعلیمی اداروں میں بہتر سہولیات کی فراہمی، اساتذہ کی فنی تربیت اور انتظامی امور میں رہنمائی کیلئے کوشاں ہے۔ انہوں نے تعلیمی اداروں میں اخلاقی و دینی تربیت کیلئے "بنیادی رہنمائی" کے اصولوں پر عمل کیلئے زور دیا۔ "تعلیمی ادارہ ایک گہوارہ تربیت" کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر سید اکمل شاہ نے معاشرے میں تعلیمی ادارے کے کلیدی کردار کے حوالے سے گفتگو کی۔ انہوں نے اساتذہ، والدین اور طلباء میں باہمی ربط اور اس حوالے سے جدید تعلیمی نظریات پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے ان تینوں بنیادی اکائیوں کو ایک نظریاتی تعلیمی اساس پر متفق ہونا ضروری قرار دیا۔ ایمز اسکولز راولپنڈی کے ڈائریکٹر ابرار احمد خان نے اپنی گفتگو میں خطبہ حجۃ الوداع کو بنیاد بناتے ہوئے ایک تعلیمی ادارے کیلئے رہنماء اصولوں سے شرکاء کو آگاہ کیا گلوبل اسکول سسٹم کے سربراہ مقبول احمد ڈار نے بھی اساتذہ کی تربیت کے حوالے سے گفتگو کی۔

ورکشاپ کی دوسری نشست میں تمام شرکاء نے جناب حافظ محمد اقبال، خواجہ صفدر امین، ابرار احمد خان اور مقبول احمد ڈار کے ہمراہ موجودہ سیشن میں سالانہ منصوبہ بندی کے مطابق ٹارگٹ شہروں "راولپنڈی، گجرات، منڈی بہاؤالدین، جہلم اور جھنگ میں کارکردگی کا جائزہ لیا۔ آئندہ سہ ماہی میں ان اضلاع میں باہمی رابطے کیلئے انتظامی، تربیتی، دینی اور فکری حوالوں سے مشاورت کی گئی۔ شرکاء نے مصطفائی فاونڈیشن "ایک مددگار" کے تصور کو پسند کیا۔ انہوں نے ان ٹارگٹ شہروں میں المصطفیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے قیام کیلئے نومبر 2009 تک باہمی مشاورت مکمل کرنے کیلئے اہداف طے کیے۔

اسطرح آئندہ سہ ماہی کیلئے لاہور، گوجرانوالہ، مظفر آباد، باغ اور قصور کو ٹارگٹ اضلاع میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس موقع پر پنجاب ایجوکیشنل فاونڈیشن سے منسلک مصطفائی ماڈل اسکولز جھنگ کے پرنسپل نے باقی اضلاع میں اس حوالے سے فوری توجہ پر زور دیا۔ ورکشاپ کے شرکاء نے اس اعلیٰ مہمان نوازی پر پاکستان نیشنل اسکول سسٹم کے اسٹاف، پرنسپل حافظ محمد اقبال ملک کا شکریہ ادا کیا۔ شرکاء نے اس امید کا اظہار بھی کیا کہ باہمی رابطے کو مزید مضبوط، موثر اور جاندار بنانے کیلئے دیگر اضلاع میں بھی ایسی لیڈرشپ ٹریننگ ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے گا۔

خدمت خلق میں مصروف کار

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل (کراچی)

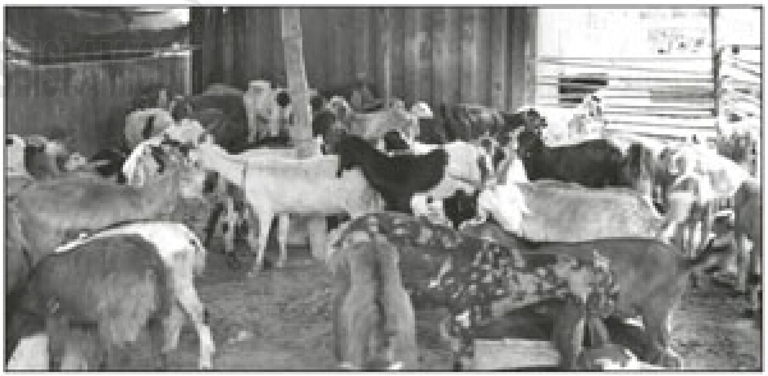

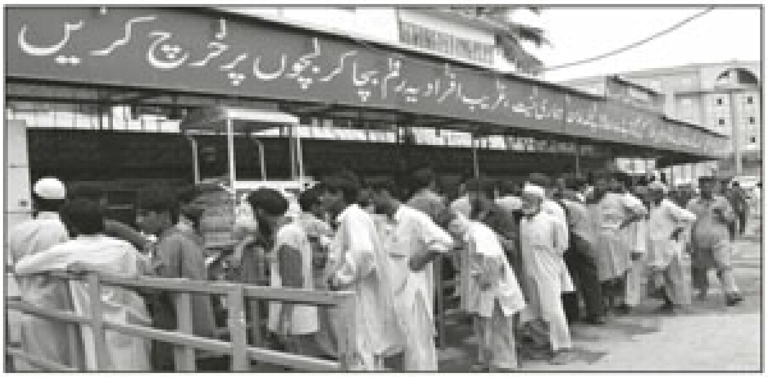

خون دل دے کے نکھارا ہے یہ رخ برگ گلاب

سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و یوم والدین

10 اکتوبر بروز ہفتہ مصطفائی سائنس ماڈل اسکول ڈھوک نواں لوک کے زیر اہتمام ایک پروقار تقریب تقسیم انعامات و یوم والدین کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علاقہ بھر کے معززین اور طلباء وطالبات کے والدین کو مدعو کیا گیا۔ مہمانان خصوصی میں خالد حسین گوارایہ EDO ایجوکیشن منڈی بہاؤالدین، ڈاکٹر حمزہ مصطفائی میمبر قومی اسمبلی اسلام آباد، چوہدری ظہور احمد گوندل ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر منڈی بہاؤ الدین، خواجہ صفدر امین ڈائریکٹر مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان (اسلام آباد) شامل تھے۔

تقریب کا اہتمام اسکول کے سامنے وسیع میدان میں تقریباً آٹھ سو مہمانوں کیلئے کیا گیا تھا۔ باقاعدہ تقریب کا آغاز جماعت دہم کی طالبہ حافظہ شازیہ بشیر نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جماعت نہم کی طالبہ امبرین زہرہ نے حمد باری تعالیٰ سے محفل کو مسحور کیا اور بارگاہ رسالت میں عقیدت کے پھول نچھاور کرنے کی سعادت جماعت نہم کی طالبہ انیلہ عباس نے حاصل کی ۔جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض کلاس نہم کی طالبات آمنہ اسلم اور عدینہ ظفر نے خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

بعدازاں جماعت ہشتم کی طالبات نے ملی نغمے پیش کئے۔ طالبات کی اچھی پرفارمنس پر حاضرین نے تالیوں سے داد دی۔ تقریب کے ماحول کو مزید خوشگوار بنانے کیلئے ششم کلاس کی طالبات نے ایک مزاح اور اصلاح معاشرہ پرمبنی خاکہ ''ان پڑھ بیوی'' پیش کیا۔ اس کے بعد جماعت نہم کی طالبات نے وطن عزیز سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے ملی نغمہ پیش کیا۔

سپیکر کے فرائض سنبھالتے ہوئے ناصر صاحب نے پروگرام کا ماحول مزید خوشگوار بنا دیا۔ سب سے پہلے انہوں کلاس ہفتم کے طالب علم علی حمزہ سفیان کو تقریر کی دعوت دی۔ جس کا عنوان تھا ''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ'' کلاس دہم کی طالبات نے مزاح سے بھرپور خاکہ ''تندور'' پیش کیا۔ جس میں ایک بہت ہی عام معاشرتی برائی غیبت کو ایک انوکھے انداز میں پیش کیا گیا ۔سامعین کی تالیاں خاکے کی پسندیدگی کا منہ بولتا اظہار تھیں۔ اس کے ساتھ ہی کلاس چہارم کی بچیوں نے اسٹیج پر ملی نغمے کی صورت میں بہت اچھی پرفارمنس پیش کی۔ اس سارے پروگرام کے دوران اسکول کے طلباء وطالبات نے شاندار نظم وضبط کا مظاہرہ کیا۔ جس کی داد دینے کیلئے مہمان خصوصی بھی مجبور ہوگئے۔ تمام پروگرام یکے بعد دیگرے نہایت نظم وضبط کے ساتھ پیش کئے گئے۔ حاضرین پروگرام سے نہایت محظوظ ہورہے تھے لیکن پھر بھی سب کی نظریں انٹری گیٹ کی طرف لگی ہوئیں تھیں۔ کیونکہ پروگرام کے مہمان خصوصی خواجہ صفدر امین ابھی تک تشریف نہیں لائے تھے۔ محترم موصوف نے تقریباً 1:30 بجے پنڈال میں قدم رکھا تمام حاضرین اور انتظامیہ نے کھڑے ہوکر ان کا استقبال کیا۔ مہمان خصوصی کی آمد کے بعد پروگرام کا سلسلہ پھر آگے بڑھاتے ہوئے کلاس نہم کی طالبات نے ایک دلچسپ سیاسی مذاکرہ ''ترم گرم'' کے نام سے پیش کیا۔ اس کے بعد ایک ایک خاکہ جس کا عنوان تھا ''انصاف ہو تو ایسا'' پیش کیا گیا۔

ننھی کلیوں کے ویلکم ٹیبلو کے بعد ہشتم کلاس کے طلباء نے ''پنجاب پولیس'' کے نام سے ایک خوبصورت خاکہ پیش کیا۔ اس کے بعد کلاس دہم کی طالبات نے ''زندگی کے رنگ عورت کے سنگ'' کے نام سے ایک بہت اچھا پروگرام پیش کیا ۔جس میں عورت کے مختلف روپ سامنے لائے گئے۔ اور یہ ثابت کیا گیا کہ معاشرے کی ترقی میں خواتین کا کردار بہت اہم ہے ۔بعدازیں کلاس دہم کی بچیوں نے ایک سنجیدہ ڈرامہ ''دہشت گردی'' پیش کیا۔ ساری فضا پرسوز ہوگئی اور تمام آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ تقریب تقسیم انعامات اپنے آخری لمحات کی طرف بڑھ رہی تھی۔ چوہدری ذوالقرنین سابق ناظم نے بڑے اچھے انداز میں اساتذہ کی کارکردگی اور سراہا اور بہترین نظم وضبط کی تعریف کی ۔ننھی کلیوں کو ''ملی نغمے اور دہشت گردی کے موضوع پر اچھی پرفارمس پر مبلغ دو ہزار روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔ ان کے خطاب کے بعد جناب خواجہ صفدر امین کو خطاب کی دعوت دی گئی خواجہ صاحب نے جتنا پروگرام دیکھا تھا اس میں بچوں کی کارکردگی پر تعریف کی اور اپنے دیر سے آنے کی معذرت بھی، صدر مجلس کے خطاب کے بعد انعامات کی تقسیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں بورڈ کی نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ 12,400 روپے بطور وظیفہ اور اسکول کی طرف سے شیلڈز دی گئیں۔ وظائف حاصل کرنے والوں میں دو بچے اور چار بچیاں شامل تھیں۔

پرنسپل اسکول جناب انصر ساہی نے اسکول کی طرف سے تین اساتذہ کو بھی نقد انعام اور شیلڈز پیش کیں۔ پروگرام کے اختتام پر مہمانان خصوصی کو یادگاری شیلڈز دی گئیں۔ اور تمام حاضرین مجلس کی کولڈ ڈرنک، سموسے اور مٹھائی کے ساتھ تواضع کی گئیں اور مہمان حضرات کیلئے دوپہر کے کھانے کا خصوصی انتظام کیا گیا۔ اس طرح یہ خوبصورت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی جانب کلاس پنجم 2006 کے طلباء وطالبات کو فی کس 12400 روپے کے حساب سے وظائف دیئے گئے۔ جن طلباء وطالبات نے نقد انعامات حاصل کئے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

نام	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن	نقد انعام و شیلڈ
کرن مشتاق	225	ضلع میں دوئم	12,400
سیدہ فروا اظہر	224	ضلع میں سوئم	12,400
راحیلہ تبسم	219	مرکز میں سوئم	12,400
زلیخا مشتاق	218	مرکز میں پنجم	12,400
ذیشان حسن	213	مرکز میں چہارم	12,400
اویس عدنان	209	مرکز میں ششم	12,400

ان طلباء وطالبات کے علاوہ سالانہ امتحانات 2009ء میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔

کلاس پنجم میں سالانہ امتحان 2009ء

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
29170276	رفاقت علی	377	یوسی میں اول
29170288	ثناء اقبال	374	دوئم
29170275	بلال عارف	368	سوئم

کلاس ہشتم سالانہ امتحانات 2009ء

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
79135391	کرن مشتاق	621	مرکز میں اول
79135393	آمنہ اسلم	574	دوئم
79135397	سیدہ فروا اظہر	566	سوئم

کلاس نہم سالانہ امتحانات 2009ء (سائنس گروپ)

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
14700	حفصہ فیاض	431	مرکز میں اول
14701	ثمرہ فردوس	393	دوم
14699	نائلہ ثمرین	365	سوم

کلاس دہم سالانہ امتحانات 2009ء (سائنس گروپ)

رول نمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
212380	ثمینہ اعظم	908	مرکز میں اول
212377	اقراء پروین	817	دوم
212382	اقراء یمین	787	سوم

شاندار کارکردگی پر انعامات حاصل کرنے والے اساتذہ

ناصر فاروق نجمی صاحب	5000 ہزار روپے اور شیلڈ
زاہد عباس نوی صاحب	5000 ہزار روپے اور شیلڈ
مسز بشریٰ نوید صاحبہ	3000 ہزار روپے اور شیلڈ

☆☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

Mustafai News

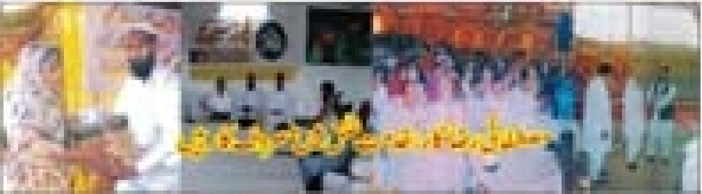

WWW.NAFSEISLAM.COM